هوالبدیع

بیڑا پار

دم مدار



# ضربِ مدار

از

## محمد قیصر رضا علوی حنفی مداری

موضع جھہراؤں پوسٹ سواڈا ضلع سدھارتھ نگر

دم مدار　　　　هوالبدیع　　　　بیڑا پار

# ضرب مدار

از

حضرت علامہ و مولیٰنا


## محمد قیصر رضا علوی حنفی مداری

موضع جھہراؤں پوسٹ سواڈا ضلع سدھارتھ نگر


ناشر

المجمع المداری موضع جھہراؤں پوسٹ سواڈا انٹر وایا دلدلہ ضلع سدھارتھ نگر یوپی

نام کتاب ضرب مدار

مؤلف مولانا محمد قیصر رضا حنفی مداری

پروف ریڈنگ مولانا سیّد ظفر مجیب مداری

ناشر المجمع المداری دائرۃ الاشراف موضع جھبراؤں پوسٹ سواڈانٹر ضلع سدھارتھ نگر یوپی

کمپوزنگ فیض گرافکس مکن پور شریف

طباعت مدار اشاعت گھر مکن پور شریف

سن اشاعت باراول ۲۰۰۳ء باردوم اپریل ۲۰۱۶ء

تعداد ایک ہزار

ملنے کے پتے

جامعہ ضیاء الاسلام جھبراؤں پوسٹ سواڈانٹر ضلع سدھارتھ نگر

مدار بکڈپو مکن پور شریف

مدار بک سیلر مکن پور شریف

مدار بک ڈپو اینڈ سیڈیز سینٹر مکن پور شریف

# انتساب

اس تاجدار ولایت کے نام جس کو دنیا قطب الاقطاب فرد الافراد سرکار سرکاراں حضور سیّد بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

جنھوں نے ۵۹۶ رسال کی خداداد طویل عمر کا ایک ایک لمحہ اشاعت دین میں گذار کر تقریباً پوری دنیا میں اسلام کی تبلیغ فرمائی۔ آمین!

اسیر قطب المدار

محمد قیصر رضا حنفی علوی مداری

..........................................................

# دعائیہ کلمات

شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا صوفی محمد شفیع احمد نعیمی مداری نائب صدر المدرسین مظفر العلوم سرسیا، سدھارتھ نگر عزیز گرامی مولانا قیصر رضا علوی حنفی مداری کی یہ کاوش لائق صد مبارکباد ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے رسالہ ہٰذا میں متعدد طریقوں سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ بحمدہ تعالیٰ سلسلۂ عالیہ مداریہ بہر حال جاری وساری ہے اور سلسلۂ مداریہ کو سوخت کہنا جہالت اور حماقت ہے............ فقیر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا گو ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور گم گشتگان منزل کیلئے مشعل راہ بنائے۔

فقط

فقیر ابوالظفر: محمد شفیع احمد نعیمی مداری

نائب صدر مدرس جامعہ اہلسنت مظفر العلوم سرسیا، سدھارتھ نگر یوپی

# منظور ہے گذارش احوال واقعی

تاریخ کے اوراق پر ایک سرسری نظر ڈالنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ پیارے آقا علیہ السلام کا وصال شریف ۱۱ھ میں ہوا بعدہ پہلی صدی ہجری کے دسویں دہے میں خاندان نبوی کا ایک چشم و چراغ سیّدنا محمد بن قاسم ایک جماعت لیکر ہندوستان تشریف لائے اور سندھ کو فتح کیا اور اس علاقے پر اسلامی حکومت قائم کی لیکن بعض ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے یہ حکومت مستحکم نہ ہوسکی اور زوال پزیر ہوگئی پھر دوسری صدی ہجری یعنی پورے سوسال تک کوئی اسلامی مبلغ اس ملک ہندوستان میں نہیں آیا تیسری صدی ہجری میں کچھ وفود آئے تو مگر انھیں کامیابی نہ مل سکی یہاں تک کہ تیسری صدی ہجری کے نویں دہے میں ۲۸۲ھ میں بحکم رسالت مآب ﷺ خاندان نبوی کا ایک دوسرا چشم و چراغ فاتح ہندوستان بنا کر روانہ کیا گیا جسے زمانہ قطب وحدت حامل مقام صمدیت سیّدنا سیّد بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار قدس سرہ البجار کے نام سے جانتا پہچانتا ہے۔ پورے وثوق و اعتماد و تواریخی شواہد کے ساتھ یہ بات تحریر کر رہا ہوں کہ ۲۸۲ھ تک ہندوستان میں طریقت و تصوف کی بنیاد نہیں پڑی تھی اس طور سے یہ کہا جاتا ہے کہ ۲۸۲ھ میں سرکار مدار پاک نے اس ملک میں صوفی ازم طریقت و تصوف کی بنیاد رکھی اور آپ ہی ہندوستان کے پہلے صوفی اور اول پیران پیر ہوئے۔ آپ کی آمد کے بعد باضابطہ طور پر ہندوستان میں تبلیغ اسلام کا کام شروع ہوا جو آج تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ تا قیام قیامت جاری رہے گا۔ حضور مدار پاک قدس سرہ نے بفضل مولیٰ تعالیٰ پانچ سو چھیا نوے سال کی طویل عمر پائی اور اس کا زیادہ تر حصہ اسی ملک کو لالہ زار بنانے میں صرف فرمایا۔ نیز یورپ و ایشیاء کے تمام ممالک کا بھی سفر فرمایا اور ہر جگہ تبلیغ اسلام فرمائی اور اپنے خلفاء کو ہر چہار جانب روانہ فرما کر خدمت اسلام پر تعینات فرمایا تاہم اس حقیقت سے انکار ایک ناگزیر امر ہے کہ آپ کی زیادہ تر توجہ ہندوستان پر رہی جس کے نتیجے میں آپ نے اکھنڈ بھارت کے گوشے گوشے میں خانقاہوں

یعنی تبلیغی مراکز کے جال بچھائے جنکی مجموعی تعداد تین لاکھ سے بھی زائد ہے اور آج بھی استمرار زمانہ کے باوجود وہ سب صوفیائے کرام ملنگان عظام سے آباد ہیں اور ان تمام خانقاہوں سے تبلیغ اسلام وسنیت کا نمایاں کام انجام پا رہا ہے۔ فالحمدلله علیٰ ذالك

تاریخی تحریر کے مطابق تیسری صدی ہجری سے لیکر یہ نفس نفیس حضور مدار پاک اپنے ہزار ہا ہزار خلفاء کے ساتھ اکناف عالم میں دین متین کی تبلیغ فرماتے رہے یہاں تک کہ ۸۳۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا پھر دسویں صدی ہجری یعنی تقریباً سو سال بعد حضرت میر عبد الواحد بلگرامی پیدا ہوئے انھوں نے ایک کتاب بنام سبع سنابل تحریر کی یہ کتاب دسویں صدی ہجری میں لکھی گئی لیکن اس کی اشاعت پہلی مرتبہ ۱۲۹۹ھ میں تصنیف کے تقریباً تین سو تینتیس ۳۳۳ سال بعد عمل میں آئی اور بے سند وثبوت سلسلہ مداریہ پر حملہ کیا گیا اور اسے منقطع وسوخت ثابت کرنے کی کوشش کی گئی بعد میں مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی کتابوں میں بھی سبع سنابل کے ہی حوالے سے سلسلہ مداریہ کو منقطع لکھ کر ایک حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی گئی جبکہ سیکڑوں علماء صلحاء نے اپنی اپنی کتب میں سلسلہ مداریہ کے قصیدے پڑھے اسکی سندیں لکھیں اور اس کے فیوض وبرکات حاصل کیے۔

یہاں تک کہ خود حضرت میر عبد الواحد بلگرامی نے بھی سلسلۂ مداریہ میں اجازت وخلافت حاصل کی جیسا کہ آگے چل کر ہم ان کی پوری سند پیش کریں گے۔ نیز مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے بھی اپنے مرشد گرامی سے سلسلۂ مداریہ میں اجازت وخلافت حاصل کی مگر بایں ہمہ ان دونوں حضرات کی کتابوں میں سلسلہ مداریہ منقطع لکھا ہوا آج تک نظر آرہا ہے۔

اس بابت میں صاف صاف لفظوں میں صرف دو بات عرض کرتا ہوں اول یہ کہ ان حضرات کی علمی شخصیت کے پیش نظر ان کی ذات کی جانب ایک سچائی یعنی اجرائے سلسلۂ مداریہ کا انکار یا تو الحاقی ہے جیسا کہ حضور غازئ ملت علامہ سیّد محمد ہاشمی میاں قبلہ نے سعئ آخر میں رقم فرمایا ہے کہ سبع سنابل میں سلسلۂ مداریہ کے سوخت کا واقعہ الحاقی ہے اور چونکہ فتاویٰ رضویہ میں بھی اسکی نقل ہے لہٰذا

بالواسطہ وہ بھی اسی زمرے میں آئیگا۔نہیں تو بصورت دیگر دونوں کتابوں یعنی سبع سنابل اور فتاویٰ رضویہ میں سلسلہ مداریہ کے منقطع کی بات حق و حقانیت سے کوئی تعلق نہیں رکھتی اور بالکل غیر معتبر و نادرست اور ہرگز ہرگز ناقبول و نامنظور ہے۔

زیر نظر کتاب ''ضرب مدار'' ۲۰۰۳ء ۱۴۲۴ھ میں پہلی بار ہماری والدہ ماجدہ مکرمہ معظمہ اصغری بیگم اطال اللہ عمرھا کی خصوصی نگاہ کرم اور حوصلہ افزائی اور حضرت مولانا محمد ادریس شاہ علوی مدظلہ العالی کے خصوصی تعاون کی بدولت طبع ہوئی تھی اور اپنے موضوع پر ایک مبتدی کیلئے بہت مفید ثابت ہوئی۔اکابر علماء و مشائخ نے اس کے مطالعہ کے بعد داد و تحسین اور بہت ساری دعاؤں سے نوازا اور کوئی بھی غیر جانبدار قاری اس کے مندرجات کا مطالعہ کرنے کے بعد متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور بہتوں نے خطوط لکھ کر فون کر کے مبارکباد بھی پیش کیا۔مشائخ مکن پور شریف میں ایک نمایاں مقام رکھنے والی شخصیت یعنی شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت علامہ الحاج سیّد ظہیر المنعم عرف بن میاں طیفوری حلبی نور اللہ مرقدہ نے فقیر مولف کو صمیم قلب کے ساتھ دعائیں دیں اور اپنے مخصوص لوگوں کو اس کتاب کے مطالعہ کی ہدایت فرمائی اور ہم نے بچشم خود ایک مرتبہ دیکھا کہ آپ کی سفر والی اٹیچی میں یہ کتاب موجود تھی حضور والا کے کئی ارادتمندوں نے ہم سے بتایا کہ ہمارے شیخ اس کتاب کو بہت پسند فرماتے ہیں

اسی طرح علامہ جلیل فقیہ امت ابوالحماد مفتی محمد اسرافیل حیدری مداری مدظلہ العالی نے بھی اس کتاب کو بہت سراہا اور خانقاہ مداریہ میں آنے والوں کو یہ کتاب پیش فرماتے رہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سارے لوگوں کو قبولیت حق کی سعادت میسر ہوئی۔

اب اسکی دوسری اشاعت کا بیڑہ اہلسنت و جماعت کے ایک بے باک نقیب و ترجمان ماہر علوم شرعیہ حضرت علامہ عبید اللہ علیمی مداری بلرامپوری نے اٹھایا ہے علامہ موصوف موضع رجڈیروا پوسٹ منکاپور گینسڑی بازار ضلع بلرام پور یوپی کے باشندے ہیں۔حق پسندی و حق نثاری کا جذبۂ وافر مولیٰ

عزوجل نے موصوف کو عطا فرمایا ہے یہ ان حق پرست محققانہ ذہنیت کے علماء میں سرفہرست ہیں کہ جن کے ذہن ودل پر اس کتاب کے غیر معمولی حقائق نے بہتر سے بہتر اثر مرتب کیا مولانا موصوف نے ایک ماہ قبل مجھ سے ایک گفتگو کے دوران اس کی اشاعت ثانیہ کی خواہش ظاہر کی تو میں نے بخوشی ان کی خواہش کو قبول کرتے ہوئے ان کی اس نیک خواہش اور مداریت کے فروغ واشاعت کے خوبصورت اقدام پر مبارکباد پیش کی بحمد اللہ تعالیٰ ضرب مدار کا یہ ایڈیشن علامہ عبید اللہ صاحب علیمی مداری بلرامپوری زید مجدہ کی کاوشوں سے دوبارہ منظر عام پر آرہا ہے فقیر مولف دل کی گہرائیوں کے ساتھ دعا گو ہے کہ مولیٰ کریم موصوف کے علم وحلم میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور تمام آفات ارضی وسماوی سے محفوظ و مامون رکھے اور زیادہ سے زیادہ اسلام وسنیت ومشرب مداریت کی خدمات کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے ۔آمین

اسوقت مولانا موصوف ضلع بریلی کے قصبہ بہیڑی میں حضرت علامہ ریاض احمد صاحب مداری کے ساتھ ایک دینی ادارے میں مصروف تعلیم وتعلم ہیں اور علاقہ مذکورہ میں اسلام و سنیت کی شاندار خدمات انجام دے رہے ہیں ۔اس قصبہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی خاک میں کئی ستودہ صفات بزرگ ہستیاں جو خانوادہ قطب المدار سے تعلق رکھتی ہیں آسودۂ خاک ہیں اور ان کے آستانے مرجع خلائق وقبلۂ حاجات ہیں ۔سلسلہ مداریہ کے سچے وفاداروں کی ایک بہت بڑی تعداد اس قصبہ میں آباد ہے جو عشق مدار کی دولت بے بہا سے مالامال ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

# مقدمہ

ازقلم۔ ماہرادبیات ودرسیات، حضرت علامہ مولانا صفی اللہ شمیم القادری نعیمی مداری،

استاذ جامعہ مظفرالعلوم سرسیاسدھارتھ نگر

لَكَ اَلْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اَللّٰه

ترے ہی نام سے ہر ابتداء ہے ☆ ترے ہی نام تک ہر انتہا ہے

تری حمد و ثنا الحمد للہ ☆ کہ تو میرے محمد کا خدا ہے

میرے دینی بھائیو! آج کل تاجدار اولیائے کبار مدار العالمین سرکار سرکاراں فرد الافراد قطب الارشاد، قطب المدار، حضور پرنور سیّدنا سرکار بدیع الحق والملت والدین علی الحلبی ثم مکن پوری، زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کے سلسلۂ بیعت واجازت وخلافت کے تعلق سے بہت سی باتیں پڑھنے اور سننے میں آرہی ہیں کہیں سے آواز آتی ہے کہ سلسلۂ مداریہ سوخت ہے کسی نے راگ الاپا کہ سلسلۂ مداریہ میں بیعت ہونا گمراہی ہے، کسی نے گلفشانی کی کہ سلسلۂ بدیعیہ مداریہ جاری وساری ہے ہر ایک قائل اپنی بات منوانے کیلئے کسی بزرگ کی تحریر کسی عارف باللہ کا فرمان کسی خطیب کا بیان بطور دلیل و برہان لیئے ہوئے بضد ہے کہ ہماری سنو ہماری مانو ایک عام انسان سادہ لوح مسلمان اس طرح کا متضاد بیان پڑھتا سنتا ہے تو محو حیرت ہو کر سر دھنتا ہے اور عالم خیال میں شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کا یہ شعر گنگناتا ہے۔ خداوندا ترے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری۔ الغرض انتخاب رحمتہ للعلمین ﷺ سرکار مدار العالمین رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ اجازت وخلافت اختلاف کا شکار ہے حضرات! جسم کی ساری توانائی سمیٹ کر اگلی چند

سطروں کو بغور پڑھیں فرمائیں انصاف تا کہ معاملہ ہو جائے صاف دور ہو جائے اختلاف حضرت زندہ شاہ مدار کے سلسلۂ پاک کے سوخت اور منقطع ہونے کا سارا دارومدار عارف باللہ حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی کی مشہور زمانہ کتاب سبع سنابل شریف پر ہے جس نے بھی جہاں سے بھی تحریری یا تقریری طور پر اس سلسلۂ پاک کو سوخت قرار دیا ہے اسی کتاب مذکور سے استناد کی ہے خصوصاً تاجدار عشق ومحبت امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نے اس کتاب کی متابعت اور صاحب کتاب کی قدآور شخصیت پر اعتماد کلی فرماتے ہوئے اپنے فتاویٰ میں تحریر فرمادیا کہ سلسلۂ مداریہ سوخت ہے اب سلسلۂ مداریہ کی خیر نہیں سرکار اعلیٰ حضرت کے فرضی دیوانے اور اعلیٰ حضرت کے نام پر روزی روٹی کمانے والے اٹھے اور ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کردیا کہ سلسلہ سوخت وختم ہے حضور پرنور شافع یوم النشور کا فیضان عام وتام جو بذریعۂ قطب المدار ساری کائنات میں جاری وساری تھا وہ بند ہو گیا۔

ان کا جو کام ہے وہ اہل سیاست جانیں ☆ میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہونچے

حضرات! کتاب سنابل شریف جو آج کل دستیاب ہے قسم قسم کی لغویات مختلف النوع خرافات سے بھری پڑی ہے جیسے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بارے میں یہ کہنا کہ آذر بت پرست سے پیدا ہوئے اور حضرت پیغمبر خضر علیہ السلام کو حضرت نظام الدین اولیاء کے دربار میں قوالی سننے والوں کے جوتوں کی رکھوالی کرنے والا بتانا وغیرہ وغیرہ انصاف فرمائیں کیا کوئی سنی حنفی رضوی اس قسم کی باتوں پر سر تسلیم خم کریگا؟ نہیں ہرگز نہیں حقیقت میں یہی آپ کا جواب باصواب ہوگا اس لئے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے

حدیث پاک کی روشنی میں ثابت فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم کے باپ حضرت تارخ ہیں جو بت پرست نہیں بلکہ خدا پرست تھے اور جانشین مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری نے حضرت ابراہیم کا باپ آذر بت پرست بتانے والے کو دریدہ دہن اور گستاخ فرمایا۔ دوستو! حق بھی یہی ہے جسے اعلیٰ حضرت اور جانشین مفتیٔ اعظم ہند ازہری میاں نے بیان فرمایا پھر سبع سنابل کی حیثیت آپکی نظر میں کیا ہوگی جس میں بغیر دلیل کے لکھا گیا ہے کہ سلسلۂ مداریہ سوختت ہے جس سے اعلیٰ حضرت نے دلیل قائم کی ہے چنانچہ جب اصل کا اعتبار نہیں تو نقل کا اعتبار کیسے؟ وہ شاخ ہی نہ رہی جس پہ آشیانہ تھا۔

محترم ناظرین سبع سنابل کے علاوہ جتنی بھی کتابیں کلاً جزاً ضمناً حضرت مدار کائنات کے تعلق سے زیر مطالعہ آئیں کسی بھی کتاب میں حضرت والا کے سلسلۂ پاک کے بابت کلام نہیں کیا گیا ہے یہاں تک کہ شیخ العرب والعجم محقق علی الاطلاق حضرت عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی تصنیف لطیف اخبار الاخیار میں حضور پرنور سیّدنا زندہ شاہ مدار کے احوال وکوائف بیان کرتے ہوئے آپ کے سلسلہ کے جاری ہونے یا نہ ہونے میں مکمل سکوت اختیار کیا ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ کا سلسلہ کل بھی جاری تھا آج بھی جاری ہے اور صبح قیامت تک جاری رہے گا۔ تو مٹائے سے کسی کے نہ مٹا ہے نہ مٹے ☆ جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

حضرات! لگے ہاتھوں یہ بھی ملاحظہ فرماتے چلیں کہ کیسے کیسے مردان خدا و خاصان حق صوفیائے کرام اولیائے عظام مشائخ ذوی الاحترام سلسلۂ بدیعیہ مداریہ کی خلافت واجازت اپنے مرشدان برحق سے حاصل کرتے تھے اور اپنے عقید تمندوں کو عطا فرماتے تھے سب سے پہلے ان فضل وشرف کے میناروں رسول اللہ کے جگر پاروں کی جناب میں چلیے جن کے بارے میں امام عشق ومحبت نے عرض کیا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا☆ تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

یعنی بانی سلسلۂ عالیہ برکاتیہ حضرت سیّد شاہ برکت اللہ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے اپنی مشہور کتاب میں حضرت علامہ عبدالمجتبیٰ رضوی تحریر کرتے ہیں کہ آپ نے علوم باطن وسلوک بھی اپنے والد معظم سیّد شاہ اویس قدس سرہ سے حاصل کئے اور والد ماجد نے جملہ سلاسل کی اجازت وخلافت مرحمت فرما کر سلاسل خمسہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ مداریہ میں بیعت لینے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ اب بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ حضرت سیّد شاہ برکت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیگر سلاسل کی طرح سلسلۂ مداریہ میں بھی بیعت لینے کی اجازت تھی۔ تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند کے پیر ومرشد عارف حق حضرت سیّد ابوالحسین نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی اسی طرح حضرت سیّد محمد کالپوی علیہ الرحمہ اور ان کے پیر ومرشد حضور جمال الاولیاء علیہ الرحمۃ والرضوان کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی آگے بڑھیے اور حوالہ پڑھیے جو منکرین اجرائے فیضان سلسلہ مداریہ کے تابوت پر آخری کیل ثابت ہوگا۔ چنانچہ حضور سیّد العلماء افضل الفضلاء ابوالحسین آل مصطفیٰ برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان صدر سنی جمیعۃ العلماء ممبئی اپنے ایک مکتوب میں سلسلۂ مداریہ کے اجراء کے تعلق سے اپنی صفائی دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”اے سبحان اللہ کیا میں اتنا احمق تھا کہ جس شاخ پر بیٹھا ہوں اسی پر کلہاڑی چلاتا سلسلۂ عالیہ مداریہ کے اجرائے فیض کا انکار کیا خود میرے جد اکرم حضرت سیّد شاہ برکت اللہ قدس سرہ العزیز کے معاذ اللہ تجہیل وتحمیق کے مترادف نہ ہوتا؟ اور آگے چلئے سرکار اعلیٰ حضرت سے ملئے آپ جہاں سنی حنفی قادری برکاتی

نسبتوں سے صاحب فضل وکمال ہیں وہیں فیضان زندہ شاہ مدار سے بھی مالا مال ہیں اگر ایک طرف آپ قادری برکاتی ہیں تو دوسری طرف مداری بھی ہیں چنانچہ حضرت علامہ عبد المجتبیٰ رضوی اپنی تصنیف تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ میں اعلیٰ حضرت کے بیعت وخلافت کے تعلق سے لکھتے ہیں کہ آپ کو سلسلۂ بدیعیہ مداریہ کی بھی اجازت وخلافت حاصل تھی اور جسے چاہتے عطا بھی فرماتے تھے جیسا کہ خود اعلیٰ حضرت اپنی کتاب مستطاب الاجازۃ المتینہ لعلماء بمکۃ والمدینہ میں رقم طراز ہیں کہ ''میں ان تمام دلپسند سلسلوں کی اجازت دیتا ہوں جن کی مجھے اجازت حاصل ہے ان میں کسی کو بھی اپنا جانشین بنانے کا صاحب خلافت کے ارشاد کے مطابق میں ماذون ہوں۔ ان سلاسل طریقت میں سلسلۂ بدیعیہ (مداریہ) بھی ہے اس کی تصدیق وتائید آپ کے سوانح نگاروں نے بھی کی ہے چنانچہ بدر ملت حضرت حضرت علامہ مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی نے سوانح اعلیٰ حضرت میں تحریر کیا ہے کہ آپ جن سلاسل عالیہ کی اجازت دیتے تھے ان میں سلسلۂ مداریہ بھی ہے ان کے علاوہ شفیق ملت علامہ شفیق احمد شریفی نے بھی لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت کو سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی ان بزرگوں کے علاوہ بہت سے بزرگان دین اولیائے کاملین علمائے ربانیین کو سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی وہ جسے چاہتے عطا بھی فرماتے تھے۔

لہٰذا ان مندرجہ بالا حوالہ جات سے اظہر من الشمس وابین من الامس ہوگیا کہ سلسلہ عالیہ بدیعیہ مداریہ سوخت نہیں منقطع نہیں ختم نہیں بلکہ جاری تھا جاری ہے جاری رہے گا..........

برادران اسلام! آپ غور کر کے انصاف فرمائیں کہ جب خانوادۂ برکاتیہ میں سلسلۂ مداریہ جاری وساری ہے امام عرب وعجم مجدد اعظم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے نزدیک جاری و

ساری ہے تو کیا خانوادۂ سرکار قطب المدار خاندان خلفائے شاہ مدار میں جاری وساری نہ ہوگا؟ یقیناً ہوگا بلاشبہ ہوگا رہی بات سبع سنابل کی تو اس کی حیثیت آپ سمجھ گئے ہونگے کہ اس میں جس قدر لغویات وخرافات ہیں وہ سب الحاقی ہیں (سرکار میر کے بعد ملادی گئی ہیں) اور اعلیٰ حضرت کا فتویٰ بھی تضاد کی بنیاد پر بیدم و بے وزن ہوگیا کیوں کہ اس پہ مجدد اعظم کا عمل (خلافت واجازت حاصل ہے دیتا بھی ہوں) غالب ہوگیا ہے اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا وہ فتویٰ نہ ہو بلکہ الحاقی ہو.... حضرات محترم! حضرت زندہ شاہ مدار کے سلسلہ نور کو سوخت کہنے والے جب ہر طرف سے مایوس ولا جواب ہوجاتے ہیں انھیں کوئی تدبیر نظر نہیں آتی تو برملا چودھویں رات میں چاندنی کا انکار کرتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ سلسلہ تو سوخت ہے لیکن بزرگان دین تبرکا. اس کی خلافت واجازت دیتے چلے آئے ہیں۔ واہ اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی آپ انصاف کیجئے کہ جب کسی چیز کا وجود ہی نہ ہو تو اسے تبرکا. کیسے دیا جاسکتا ہے؟ جب سلسلہ ہی سوخت ہے تو کیا دیتے تھے اور کیسے دیتے تھے؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد * جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

دوسری بات اگر تھوڑی دیر کیلئے فرض کرلیا جائے کہ تبرکا. لیتے دیتے تھے تو سلسلۂ مداریہ درمیان سلاسل، عالیہ ممتاز ولائق صد احترام واعزاز ہوکر مزید پروقار ہوجائیگا...... ناظرین محترم! آپ کو غیر جانب دار ہو کر بغیر کسی کی رعایت اور پاسداری کئے فیصلہ کرنا ہے کہ سلسلۂ عالیہ مداریہ سوخت ہے ختم ہے یا کل کی طرح آج بھی جاری وساری ہے اور اپنے فیضان عام سے لوگوں کو مستفید و مستفیض فرمارہا ہے میں تو یہی کہوں گا کہ۔

آفاق میں پھیلے گی کیونکر نہ مہک تیری ★ گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

آخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر بندۂ مسلمان صاحب ایمان کو اولیائے کرام کی محبت وعقیدت عطا فرمائے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین

دم مدار بیڑا پار

فقیر زندہ شاہ مدار

ابوالفضل محمد صفی اللہ شمیم القادری النعیمی البرکاتی المداری

خادم التدریس جامعہ اہلسنت مظفر العلوم سرسیا برگدوا کھکھری سدھارتھ نگر یوپی

۱۰ رجمادی الثانی ۱۴۴۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادران اسلام! قلم اس دور کی ایک عظیم طاقت کا نام ہے جس کے بل بوتے پر نہ جانے کیسے کیسے اہم معرکے سر کئے جا رہے ہیں اور خیالات کی دنیا تہ و بالا کی جا رہی ہے تقریبا. نصف صدی سے متأثر معتقدین قطب المدار کے خلاف بزور تحریر و تقریر ایک ایسی فضا تیار کی گئی ہے جس نے تعلیم یافتہ طبقہ کا ذہن مسموم کر دیا ہے وابستگان سلسلئہ مداریہ کو کم علم اور اختلاف پرور کہا جا رہا ہے گمراہ اور بد دین ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے یہاں تک کہ ایک پورے پروپگنڈسٹ گروپ نے کذب وافتراء کو شب و روز اپنا وظیفہ بنالیا ہے اور اس نے آنکھوں میں دھول جھونک کر شفاف پانی کو گندہ اور چمکتے آئینہ کو گرد آلود بنانے میں پوری صلاحیت صرف کر ڈالی ہے۔ دیکھنے میں تو یہاں تک آیا ہے کہ اگر کوئی مولوی ان کے مدرسوں میں اپنے آپ کو حضرت قطب المدار کا معتقد ظاہر کر دے تو اس کو روزی روٹی سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے اور وہ ان کے مدرسوں میں لائق تدریس نہیں رہ جاتا اور اس طرح سے ان کے یہاں حق تدریس و امامت کھو بیٹھتا ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ۔

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں ☆ ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں

آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے اور لوگ اس طرح تنگ نظری کے شکار کیوں ہیں۔ تو سنئیں۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہ طبقہ جو اپنے آپ کو فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں کا معتقد بتاتا ہے وہ طبقہ صرف تقلید جامد کیوجہ سے حضور سرکار سرکاراں سیّد بدیع الدّین زندہ شاہ مدار رضی اللہ

تعالیٰ عنہ' کے سلسلۂ خلافت کوسوخت بتاتا ہے اور اس میں بیعت ہونے کو ناجائز اور گمراہی اور نہ جانے کیا کیا کہتا ہے اور ہم اہلسنت و جماعت وابسگان مشرف مداریت غلامان قطب المدار اس کو کسی بھی طرح ماننے کیلئے تیار نہیں کیوں کہ آپ کے سلسلۂ مقدسہ کو سوخت بتانا سراسر جھوٹ اور جعل ہے جس کو آپ آئندہ اوراق میں ملاحظہ کریں گے چنانچہ یہاں پر ہم آپ کو یہ بتادینا زیادہ ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ مداریہ کو سوخت ثابت کرنے کیلئے منکرین سلسلہ کے پاس کوئی بھی مستحکم دلیل نہیں ہے جسے یہ پیش کرسکیں کیوں کہ دلیل اسی وقت معتبر و مستند مانی جاتی ہے کہ جب صاحب کتاب خود معتبر ہونے کے ساتھ ساتھ مستند حوالوں سے کوئی بات سپرد قلم کریں چنانچہ اگر ایسا نہیں ہے تو دونوں ہی غیر معتبر اور غیر مستند کہے جائیں گے اب آپ اپنے دماغ کی پوری حاضری کے ساتھ آنے والی گفتگو کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ سلسلہ عالیہ مداریہ کو سوخت بتانے والے سبع سنابل نامی ایک کتاب کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور اس کتاب کے تعلق سے کہتے ہیں کہ یہ کتاب بارگاہ رسالت میں مقبول ہو چکی ہے نیز کچھ علمائے اہلسنت نے اس کتاب کو بزعم خود اہلسنت کے دستور اساسی میں شامل کیا ہے اور اس مقدس کتاب میں درج ہے کہ زندہ شاہ مدار نے اپنے سلسلہ کو خود سوخت کردیا تھا لہٰذا اس سلسلہ میں بیعت ہونا درست نہیں اور اس میں بیعت و خلافت گمراہی ہے۔

ناظرین محترم! اگر آپ نے مذکورہ باتوں کو بغور پڑھ لیا ہے تو اب اس نام نہاد مقبول بارگاہ رسالت کتاب کی حقیقت جاننے کیلئے ذہن و دماغ کی پوری حاضری کے ساتھ تیار ہو جائیں اور ملاحظہ کریں کہ بزعم خود اہلسنت کے دستور اساسی میں شامل ہونے والی کتاب اپنے اندر کیسے کیسے کمال اور عجوبے چھپائے ہوئے ہے چنانچہ گفتگو کو نہ طول دیتے ہوئے

عرض کرتا ہوں کہ سبع سنابل ایک الحاقی کتاب ہے جیسا کہ حضور غازئ ملت شہزادۂ محدث اعظم ہند حضرت علامہ سیّد محمد ہاشمی میاں صاحب قبلہ اپنی کتاب سعی آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''سبع سنابل ایک الحاقی کتاب ہے اور اس میں جو واقعہ شاہ مدار کی طرف منسوب ہے وہ بھی الحاقی ہے کہ آپ نے اپنے سلسلہ کو خود سوخت کر دیا تھا چنانچہ آپ اپنی پوری توجہ کے ساتھ پہلے اس واقعہ کا الحاقی ہونا سمجھ لیں کہ جس میں قطب المدار کی خلافت کے سوخت کا مسئلہ ہے پھر اور بقیہ باتیں عرض کی جائیں گی۔ ملاحظہ ہو سبع سنابل اردو مترجم مفتی خلیل احمد خان برکاتی صفحہ نمبر ۱۱۲۔۱۱۳ پر حضور قطب المدار کا واقعہ کچھ اس طرح درج ہے کہ ''کہتے ہیں کہ خانوادۂ شاہ مدار کا سلسلہ درست نہیں ہے اس لئے کہ انھوں نے خود اپنے سلسلہ کو سوخت کر دیا ہے''۔

ناظرین محترم! آپ غور کریں کہ کس قدر سنگین عبارت ہے کہ صیغۂ مجہول سے استدلال کیا جا رہا ہے کہ سلسلۂ مداریہ سوخت ہے اگر آدمی کے اندر تھوڑی بھی فراست ہوگی تو فوراً اس کے ذہن میں سوال پیدا ہوگا کہ یہ کہنے والے کون لوگ ہیں؟ یہ کون سی جماعت ہے جو کہ ایسا کہتی ہے؟ وہ کون سے مصنفین ہیں جنھوں نے ایسا لکھا ہے؟ وہ کون سے مشائخ ہیں جنکا یہ قول ہے؟ آخر کسی کا تو پتہ چاہئے کہ وہ کون لوگ ہیں شیعہ لوگ یا کہ دوسرے بد مذہب ہیں آخر کسی کا تو پتہ دو کہ ایسے ہی بے سند بات کہو گے؟ کوئی پتہ نہیں کہ کون لوگ ہیں۔ لہٰذا پتہ چلا کہ واقعہ ہی سرے سے غلط اور بے سند ہے ورنہ اگر ایسی باتیں سلسلوں کو سوخت کرتی ہیں تو ہم کل سے کوئی سلسلہ نہیں رہنے دیں گے اور چھاپیں گے کہ کہتے ہیں کہ سلسلہ قادریہ سوخت ہے کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کو کسی سے خلافت نہیں ملی۔ کہتے ہیں کہ مفتیٔ اعظم ہند نے کسی سے خلافت حاصل نہیں کیا۔ وغیرہ وغیرہ

انصاف اگر زندہ ہے تو خدارا بتائیے کہ کیا میرے یا کسی کے اس طرح کہنے کو استنادی حیثیت مل جائیگی؟ اور اس طرح صیغہ تمریض سے جس بات کی نفی کردیں گے اس کی نفی ہو جائیگی؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ تحقیق کی جائیگی اور پھر تحقیق کے بعد جو نتیجہ برآمد ہوگا اسے تسلیم کیا جائیگا اور پھر اگر صیغہ مجہول سے کوئی بات بیان کرنے کے بعد میں لکھ دوں کہ مجھ کو جہاں تک باتحقیق خبروں سے معلوم ہوا وہی لکھا ہے تو کیا میرا اتنا کہد ینا کافی ہو جائیگا؟ اور اگر ہو جاتا ہو تو پھر کل سے ہم کو بھی اسی طرح لکھنے کی اجازت دی جائے اور ہم بھی اسی طرح لکھ کر چھاپا کریں اور آپ سے استنادی ڈگری حاصل کرتے رہیں۔

پھر آگے چل کر اسی واقعے میں لکھتے ہیں کہ جب ”دونوں حضرات (شاہ مدار اور سراج سوختہ) میں تکرار بڑھ گئی کہ اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور شاہ مدار سے منع فرمایا کہ اس بے گناہ کو مارنا چاہتے ہو یہ کونسی درویشی ہے شاہ مدار نے عرض کیا یارسول اللہ درویش جب اپنی تلوار نیام سے نکال لیتا ہے کسی نہ کسی پر ضرور چلاتا ہے اب میں اپنی تلوار کھینچ چکا ہوں کس پر چلاؤں“

ناظرین محترم! اگر آپ نے اوپر والی گفتگو کو بغور پڑھ لیا ہے تو پھر ایک بار اپنے ذہن کی پوری حاضری کے ساتھ آنے والی گفتگو کو ملاحظہ کرنے کیلئے تیار ہو جائیں کہ مذکورہ بالا سطروں میں کس طرح قطب الاقطاب فرد الافراد حضور سیّد بدیع احمد الدّین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کیا گیا ہے چنانچہ مذکورہ بالا سطروں میں دو باتیں قابل غور ہیں ایک تو یہ کہ سرکار نے منع فرمایا اور شاہ مدار بجائے یہ کہ اپنی تلوار نیام میں کر لیتے اس پر اپنا معمول بتانے لگے جو کہ صریح گستاخی ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کی نافرمانی ہے اور دوسرے یہ کہ شاہ مدار

بے گناہ کو مارنے جارہے تھے جو کہ سراسر ظلم ہے چنانچہ جذبۂ پاسداری سے الگ ہوکر آپ بتائیں کیا آپ اس واقعہ سے قطب المدار کا گستاخ نبی ہونا اور بارگاہ رسالت کا نافرمان ہونا نہیں ثابت ہوتا ہے؟ کیا اس واقعے سے قطب المدار کا ظالم ہونا نہیں ثابت ہوتا ہے؟ اور ضرور ثابت ہوتا ہے۔تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا ایک ولی گستاخ نبی بھی ہوا کرتا ہے؟ کیا ایک ولی ظالم بھی ہوا کرتا ہے؟ نہیں اور ضرور نہیں تو پھر مذکورہ بالا واقعہ کیا صحیح اور مستند ہوسکتا ہے؟ فیصلہ آپ کریں۔

ناظرین محترم! اب آپ منکرین سلسلہ کی وہ اہم دلیل بھی ملاحظہ کرلیں کہ جس کو یہ عین موقع پر استعمال کرتے ہیں اور یہی انقطاع سلسلہ کا مرکزی نکتہ بھی ہے کہ جب حضرت قطب المدار نے سرکار دو عالم ﷺ سے کہا کہ درویش جب اپنی تلوار نیام سے نکال لیتا ہے تو ضرور کسی پر وار کرتا ہے۔اب جبکہ نکال چکا ہوں تو کس پر چلاؤں تو اس پر شیخ سراج نے فرمایا کہ تمہارے اس وار کو میں اپنے اوپر لیتا ہوں تو شاہ مدار نے فرمایا کہ ہم نے تم کو سوخت کیا'' شیخ سراج نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے تمام مریدوں کو گمراہ کیا شاہ مدار نے فرمایا میں نے گنتی کے چند آدمی مرید کئے ہیں اور آج کی تاریخ سے کسی کو مرید بھی نہیں کروں گا۔رہی خلافت وہ میں نے نہ کسی کو دی ہے اور نہ اب دونگا۔'' ذرا ایک لمحہ کیلئے فرقہ پرستی اور عصبیت سے الگ ہوکر بتائے کہ کیا جس بات نے قطب المدار کو سلسلہ سوخت کرنے پر مجبور کیا وہ شیخ سراج کا یہی جملہ ہے نا کہ میں نے تمہارے تمام مریدوں کو گمراہ کیا میں کہتا ہوں کہ اگر جذبۂ شخصیت پرستی آپ کے اندر نہیں ہے تو بتایئے کہ کیا شیخ سراج کا یہ جملہ کہ میں نے تمہارے تمام مریدوں کو گمراہ کیا ایک شیطانی جملہ نہیں ہے؟ کیا اولیاء کی مقدس جماعت گمراہ کرنے کیلئے ہوتی ہے؟ ارے گمراہ تو شیطان کرتا ہے نہ کہ اولیائے کرام کیا مذکورہ بالا سطروں میں

عارف باللہ شیخ سراج کو شیطان کا خلیفہ نہیں بتایا گیا ہے؟ کیا مذکورہ بالا واقعہ کی روشنی میں اگر کہا جائے کہ شیخ سراج کی زبان پر شیطان بول رہا تھا تو کیا غلط ہے؟ آپ یقین کریں کہ شیطان بھی یہی کہکر اللہ تعالیٰ سے چلا تھا کہ میں تیرے بندوں کو گمراہ کرونگا او بمطابق مؤلف سنابل کے شیخ سراج نے بھی قطب المدار سے یہی کہا کہ میں نے آپ کے تمام مریدوں کو گمراہ کیا۔ شیطان کے جملہ میں تو کچھ ضعف ہے مگر سبع سنابل کے مطابق شیخ سراج نے تو اس ضعف کو بھی دور کر دیا تو اب شیطان اور عارف باللہ شیخ سراج میں اس مقبول بارگاہ رسالت کتاب نے کتنا فرق رکھا۔ بینوا و تؤ جروا؟؟؟؟؟؟

لہٰذا اگر دیانتداری اور اولیاء کرام سے محبت اور ان سے عقیدت کا تھوڑا بھی حصہ آپ کے اندر موجود ہے تو ہمیں یقین ہے کہ آپ واقعۂ مذکورہ کو سراسر جعل اور فریب ہی کہیں گے۔ یہ تھی ان کی وہ دلیل جس کو یہ سلسلۂ مداریہ کو سوخت ثابت کرنے کیلئے پیش کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبولیت حق کے جذبے سے نوازے اور ہمارے دلوں میں اولیائے کرام کے احترام کا جذبہ پیدا فرمائے۔ آمین

ناظرین محترم! مذکورہ بالا واقعہ کے علاوہ اور بھی بہت ساری غیر مستند اور غلط باتوں سے یہ کتاب بھری پڑی ہے جن میں سے ہم چند باتیں عرض کرتے ہیں تاکہ آپ پر خوب اچھی طرح سے واضح ہو جائے کہ سلسلۂ مداریہ کو سوخت بتانے والی کتاب کس نوعیت کی ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے اور ایسی کتاب مقبول بارگاہ رسالت بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور پھر یہ کہ کیا ایسی کتاب اہلسنت کے دستور اساسی میں شامل بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور یہ بھی واضح ہو جائے کہ جن لوگوں نے سلسلۂ مداریہ کو سوخت ثابت کرنے کیلئے اس کتاب کو دلیل بنایا ہے

وہ بذات خود اس کتاب سے کتنا اتفاق کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو سبع سنابل میں ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ آزر بت پرست کے بیٹے تھے سنابل کی عبارت یہ ہے کہ "ابراہیم خلیل اللہ آزر بت پرست سے پیدا ہوئے اور کنعان نوح علیہ السلام سے" (سبع سنابل صفحہ نمبر ۹۲)

سبع سنابل کو اہلسنت کے دستور اساسی میں شامل کرنے والے اور ماننے والے عبارت مذکورہ پر جس قدر بھی ماتم کریں وہ کم ہے کیوں کہ اللہ کے رسول سرکار مصطفےٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ انبیاء پاک پشتوں اور پاک رحموں سے پیدا ہوئے۔ چنانچہ آزر کے کفر پر بحث و تمحیص ایک الگ بات ہے علماء اور محققین نے آزر کے کفر پر اپنے اپنے مبلغ علم اور ذوق فکر کے مطابق کلام کیا ہے لیکن آذر کو جد رسول کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ ٹھہرا کر کافر قرار دینا اور یہ کہنا کہ ابراہیم علیہ السلام آزر بت پرست سے پیدا ہوئے روح ایمان کو مجروح کرنے اور رسول پاک کے ساتھ مومنین کی غیرت وحمیت کو للکارنے کی جسارت ہے۔ سبع سنابل کے پہلے ہی ورق پر دیکھیں گے کہ یہ کتاب بارگاہ رسالت میں مقبول ہو چکی ہے اب اگر اس دعویٰ کو صحیح مان لیا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آزر بت پرست سے ہی پیدا ہوئے تو کیا یہ لازم نہیں آئیگا کہ رسول گرامی کے نزدیک یہ بات بھی مقبول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آذر بت پرست سے ہی پیدا ہوئے ؟ لہٰذا اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے سرکار کے اس فرمان کو کیا جائیگا جس میں آپ نے فرمایا کہ انبیاء پاک پشتوں اور پاک رحموں سے پیدا ہوئے کیا آزر کو کافر قرار دیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ ٹھہرانا رسول گرامی کے مذکورہ بالا ارشاد کی تکذیب نہیں کرتا ہے؟ اور ضرور کرتا ہے فقیر کا اپنا نظریہ تو یہ ہے کہ آذر کو کافر قرار دیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ کہنا تو دور کی بات ایک مومن کیلئے ایسا سوچنا بھی جرم محبت ہے۔

## اعلیٰ حضرت کا سنابل سے اختلاف

کتاب مذکورہ کو اہلسنت کے دستور اساسی میں میں شامل کرنے والے غور فرمائیں اور کتاب مذکورہ کو اہلسنت سے منوانے سے پہلے مفتی احمد رضا خاں فاضل بریلوی سے منوالیں چنانچہ حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اہل تواریخ واہل کتب کا اجماع ہے کہ آزر باپ نہ تھا سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا۔'' (حوالہ والدین مصطفیٰ صفحہ نمبر ۲۱) جبکہ سبع سنابل میں ہے کہ آزر باپ تھا اور فاضل بریلوی انکار کر رہے ہیں۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ کیا فاضل بریلوی کے سر، مقبول بارگاہ رسالت کتاب سے اختلاف کا جرم نہیں ہے؟ کیا مندرجہ بالا دونوں اقوال کو دیکھ کر یہ حقیقت سامنے نہیں آتی کہ فاضل بریلوی نے اہلسنت کے دستور سے بغاوت کی ہے؟ کیا اس صورت حال میں ہم یہ سوچنے پر مجبور نہیں ہونگے کہ فاضل بریلوی خود اس کتاب کو مستند نہیں مانتے؟ اور قابل استدلال نہیں سمجھتے ؟؟؟؟

ناظرین محترم! کیا اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے ہم یہ نہیں کہیں گے کہ اعلیٰ حضرت نے سلسلہ مداریہ کو سوخت کرنے کیلئے ایک غیر مستند کتاب کا حوالہ دیا ہے؟ فیصلہ آپ کریں

## ازہری میاں کے فتوے سے سبع سنابل کے مصنف دریدہ دہن اور گستاخ ہیں

چنانچہ جانشین مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری اپنے ایک فتوے میں تارخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ بتاتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ''حضور اکرم کے آبائے کرام سب کے سب موحد تھے ان میں کوئی کافر نہ تھا دیگر انبیاء کے والدین کریمین بھی ماشاء اللہ مومن تھے اور نجاست کفر سے پاک تھے کچھ دریدہ دہن گستاخ ابراہیم علیہ

السلام کے باپ کو آزر بتا کر کفر کی بنیاد پر بناتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات تمام کتب معتبرہ سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ تھا آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا۔ (تحفظ عقائد نمبر صفحہ نمبر ۳۷۰)

دیکھ رہے ہیں آپ ازہری میاں، آزر کو ابراہیم علیہ السلام کا باپ بتانے والوں کو دریدہ دہن اور گستاخ لکھ رہے ہیں اور دوسری طرف آپ نے سنابل کے حوالے سے یہ بھی دیکھا ہے کہ آزر ہی باپ تھا مطلب یہ کہ سنابل کے مصنف نے آزر کو ہی ابراہیم علیہ السلام کا باپ لکھا ہے اب آپ ذرا ایک لمحہ کیلئے شخصیت پرستی سے الگ ہو کر بتائیں کہ کیا ازہری میاں کے فتوے کی روشنی میں سنابل کے مؤلف دریدہ دہن اور گستاخ نہیں کہے جائیں گے؟ اور یہ کہ ازہری میاں نے دستور اہلسنت سے بغاوت نہیں کی ہے؟ میں کہتا ہوں کہ جب کتاب سبع سنابل دستور اہلسنت میں شامل تھی تو ازہری میاں نے اس کے خلاف کہنے والوں کو دریدہ دہن اور گستاخ کہا کیسے؟

## سبع سنابل اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کی زد میں

ملاحظہ ہو علامہ مفتی احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ابو طالب کے کفر کے بارے میں شرح المطالب میں لکھتے ہیں کہ "ابو طالب کا کفر کفر شدید ہے اور ان کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں" اب آپ سنابل کی وہ عبارت بھی دیکھیں کہ جس میں انھوں نے ابو طالب کو مومن لکھا ہے کہ بعد انتقال سرکار نے اپنے والدین اور ابو طالب کو زندہ فرما کر مومن بنایا اور انکی مغفرت ہوگئی اور انھوں نے اقرار کیا کہ "اللہ تعالیٰ ایک ہے اور بت باطل ہیں اور آپ اس کے رسول برحق ہیں۔" اس پر ان پر مغفرت کی کرامت نازل ہوئی اور وہ خوش خوش اپنی قبروں میں واپس چلے گئے اور یہ ایمان اور مغفرت کی خصوصیت بھی انھیں کیلئے ہے۔"

(سبع سنابل اردو صفحہ نمبر ۱۹۱)

چنانچہ سنابل کے مذکورہ بالا اقتباس سے ابو طالب کا مومن ہونا ظاہر ہے کیوں کہ انہوں نے اقرار کیا ہے کہ اللہ ایک ہے اور آپ اس کے رسول برحق ہیں اور بت باطل ہیں اب اگر آپ دونوں کتابوں کا تقابلی جائزہ لیں تو آپ کے سامنے یہ بات کھل کر آجائیگی کہ فاضل بریلوی نے تو کافر لکھا ہے اور سبع سنابل میں مومن لکھا ہے اب آپ غور کریں کہ ایک کافر کو مومن لکھنے والا کیا خود مومن رہ گیا؟ اور پھر میر عبدالواحد بلگرامی کے نزدیک ابو طالب مومن ہو گئے جبکہ فاضل بریلوی نے ان کو کافر لکھا ہے تو کیا ایک مومن کو کافر لکھنے والا خود مومن رہ گیا؟ انصاف و دیانت کی روشنی میں چلنے والو! بتاؤ کیا فاضل بریلوی کے فتوے کی روشنی میں حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کا ایمان داؤ پر نہیں ہے حق و باطل کی راہوں کا امتیاز محسوس کرنے والو! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا میر عبدالواحد بلگرامی کے نزدیک فاضل بریلوی ابو طالب کو کافر لکھ کر خود مومن رہ گئے؟ صراط مستقیم کے متلاشیو! بتاؤ کہ کیا ہم کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ فاضل بریلوی نے کہ اعلیٰ حضرت نے سلسلۂ مداریہ کو سوخت ثابت کرنے کیلئے ایک ایسی کتاب کے مصنف کا حوالہ دیا ہے جس کا ایمان ان کے فتویٰ کے زد میں ہے؟ فیصلہ آپ کریں۔ چنانچہ یہ مقدمہ عامۃ المسلمین کی عدالت میں یہ سوچ کر پیش کیا ہے کہ وہ عدالت آخروی سے ڈرتے ہوئے اس مقدمے کا صحیح فیصلہ کرے گی۔

## حضرت خضر پیغمبر علیہ السلام قوالی سننے والوں کے جوتیوں کی رکھوالی کرتے ہیں

چنانچہ سبع سنابل میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت خضر پیغمبر علیہ السلام قوالی سننے والوں کے جوتوں کی رکھوالی کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ''جس روز حضرت سلطان المشائخ (نظام الدین

اولیاء) کے یہاں مجلس سرود وسماع (باجے کے ساتھ قوالی) ہوتی ہے اس روز حضرت خضر علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کے جوتوں کی نگہبانی فرماتے ہیں'' (سبع سنابل صفحہ نمبر۱۴۶)

معاذ اللہ ایک برگزیدہ پیغمبر کی شان میں کیسی صریح گستاخی ہے اور کیسی بے ہودہ بات ہے کہ حضرت خضر جن کو اس واقعے میں بھی پیغمبر لکھا ہے اور فاضل بریلوی کے ملفوظات میں بھی پیغمبر لکھا ہے ان کو قوالی سننے والوں کے جوتوں کے رکھوالی کی ہی خدمت دی ہے کس قدر روح ایمان کو جھلسا دینے والی بات ہے جو کہ اس مقبول بارگاہ رسالت کتاب میں موجود ہے۔ ارے میں کہتا ہوں کہ اگر اولیائے کرام کی مقدس جماعت خانۂ کعبہ میں مصروف عبادت ہو اور پھر آپ کی طرف ایسی بات منسوب کی جائے تو بھی صریح گستاخی ہے۔

ناظرین محترم! یہی ہے وہ کتاب جس سے لوگ سلسلۂ مداریہ کے سوخت ہونے پر دلیل دیتے ہیں بتایئے کہ کیا ایسی کتابیں بھی قابل استدلال ہوتی ہیں آپ غور کریں اور سوچیں کہ ایسی کتاب کبھی مقبول بارگاہ رسالت ہوسکتی ہے؟ حق باتوں کو پسند کرنے والو اور قبول کرنے والو بتاؤ! کہ کیا ایسی کتاب کو اہلسنت کے دستور اساسی میں شامل کرنا صریح زیادتی نہیں ہے؟

ناظرین محترم! کیا اس حقیقت حال کو دیکھتے ہوئے بھی آپ اس کتاب کو معتبر اور مستند ماننے کیلئے تیار ہیں؟

## نظام الدّین اولیاء کی مجلس سے روزانہ جوتے کی چوری

ابھی آپ نے گذشتہ صفحے پر پڑھا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام روزانہ حضرت نظام الدّین اولیاء کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں اور لوگوں کے جوتوں کی رکھوالی کرتے ہیں مگر کمال حیرت کے ساتھ یہ مضحکہ خیز واقعہ بھی پڑھئے کہ اس درجہ سخت نگرانی کے باوجود ان کی مجلس

سے روزانہ ایک جوان کا جوتا چوری ہو جاتا تھا ملاحظہ ہو" ایک جوان نے حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ روحہٗ سے بیعت کی روزانہ آپ کی مجلس شریف میں حاضر ہوتا اور روز کوئی اس کا جوتا چرالیتا پھر وہ نیا جوتا پہن کر حاضر ہوتا" (سبع سنابل صفحہ نمبر ۱۴۵)

دیکھ رہے ہیں آپ؟ اس مضحکہ خیز قصہ آرائی کو کہ ایک طرف تو یہ دعویٰ بھی ہے کہ نگرانی کرنے والے خضر پیغمبر ہیں اور دوسری طرف یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ جوتوں کی چوری سے نجات بھی نہیں مل پا رہی ہے سنابل کا یہ جملہ کہ روز کوئی اس کا جوتا چرالیتا چوری کے تسلسل کی خبر دیتا ہے۔ صورت حال اس حقیقت کو آشکار کرتی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام مسلسل تساہلی برتتے رہے ورنہ ایسا کیونکر ہوتا۔ کیا اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے اس کتاب کو لغویات وخرافات سے بھری کتاب نہیں کہا جائیگا؟

## نظام الدّین اولیاء کے جنازے کے ساتھ قوال

ملاحظہ ہو کہ جب حضرت نظام الدّین اولیاء کا جنازہ لوگ لیکر چلے تو قوالوں اور شامیوں اور تاتاریوں کی ایک جماعت بھی ساتھ چلی اور قوالوں نے قوالی گانا شروع کیا تو اس پر آپ کا ہاتھ کفن سے باہر نکل گیا جب لوگ آپ کا جنازہ لیکر چلے" تو قوالوں، شامیوں، اور تاتاریوں کی ایک جماعت بھی ہمراہ چلی اور یہ شعر پڑھتی چلی (جس کا مطلب یہ ہوتا ہے) کہ اے سرو سیمیں تم تو صحرا کی طرف سدھارے یہ اچھا عہد ہے کہ بے ہمارے چل دیئے تمہارا چہرہ تمام جانوں کی تماشگاہ ہے تم کدھر تماشہ دیکھنے جاتے ہو سعدی کی آنکھیں اور اس کا دل تمہارے ساتھ ہے کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ تنہا جا رہے ہو اس پر حضرت سلطان المشائخ کا ہاتھ جنازہ سے نمودار ہو کر بلند ہوا امیر خسرو نے قوالوں کو روک دیا اور فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ کہیں

ایسا نہ ہو کہ حضرت مخدوم جنازے سے اٹھ کر کھڑے ہوں اور سماع میں شریک ہو جائیں اور ان پر کیفیت طاری ہو جائے (یعنی رقص کرنے لگیں) (سبع سنابل صفحہ نمبر ۱۵۰)

حضرات بتایئے کیا جنازہ لیکر چلنے کا اسلامی طریقہ یہی ہے کہ آگے جنازہ ہو اور پیچھے قوالوں کی جماعت قوالی گاتے اور مرثیہ سناتے چلے؟ آپ کا جنازہ لیکر چلنے کی جو صورت بتائی گئی ہے کیا ان کفار سے الگ ہے کہ جو اپنے جنازے کے ساتھ اسی طرح کی چیزوں کا اہتمام کیا کرتے ہیں؟ کیا مذکورہ بالا اقتباس پڑھنے کے بعد ہم کو یہ کہنے سے روکا جائیگا کہ حضرت سلطان المشائخ کے جنازے کے ساتھ جو لوگ تھے ان میں اکثر شریعت سے بے خبر اور جاہل تھے؟ کیا صحابہ کرام میں سے کسی صحابی کے جنازے کے ساتھ بھی قوالی کا اہتمام کیا گیا ہے؟ کیا ایک صحیح الدماغ اور غیر شخصیت پرست یہ سوچے بغیر رہ سکتا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ کا ہاتھ ایک غیر شرعی بات پر بلند ہوا کیا معاذ اللہ اب بھی آپ رقص کرنے لگتے؟

## سرکار دو عالم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سماع سننے کا غلط الزام

چنانچہ سماع کے جواز کی سند لیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ”شیخ عُلُو دینوری اہل سماع تھے اپنے مرشدان برحق کا عرس کرتے اور عرس کے روز سماع سنتے لوگوں نے پوچھا حضرت شیخ عرس کے روز سماع سنتے ہیں اس میں کیا راز ہے۔ شیخ نے فرمایا ہمارے پیغمبر مصطفیٰ ﷺ اور علی مرتضٰی نیز ہمارے مشائخ نے سماع سنا ہے۔ (سبع سنابل صفحہ ۴۱۸)

ناظرین کرام پر واضح رہے کہ سماع کے جواز وغیر جواز سے بحث مقصود نہیں ہے اس بابت

علماء کے دو گروہ ہیں یہ فقیر بھی قائلین والے گروہ میں ہے بات ان چونکا دینے والے اقتباسات کی ہے جو کچھ تو غیر شرعی ہیں اور کچھ سے عظمت اولیاء اللہ پر حرف آتا ہے اور اغیار کی مجلسوں میں ان پر ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔

ناظرن محترم! واقعہ مذکورہ پر بلا کوئی تبصرہ کئے پہلے آپ اتنی بات ذہن نشین کر لیں کہ تصوف کی کتاب میں جہاں بھی کہیں سماع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے تو وہاں پر مزامیر کے ساتھ قوالی ہی مراد ہے جبکہ پورے عہد رسالت وعہد صحابہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ سرکار نے یا صحابہ نے مزامیر کے ساتھ سماع سنا ہو جیسا کہ عموماً رائج ہے چنانچہ کچھ ظاہر بین مولوی آج کل حضرت حسان بن ثابت کی نعتوں کو سماع کہکر سنابل کی اس ان کہی وضاحت کرتے ہیں جبکہ حضرت حسان کی ان نعتوں کو اس مزامیر والے سماع سے کچھ بھی علاقہ نہیں ہے جب کہ اس سماع میں لوگ بقول مؤلف سنابل ناچنے، تالیاں بجانے اور اپنے کپڑوں کو پھاڑنے کے علاوہ نہ جانے کیا کیا کرتے ہیں تو جب سرکارؐ کے اس سماع کو اس مزامیر اور مذکورہ صفتوں کے ساتھ والے سماع سے کچھ علاقہ ہی نہیں ہے تو پھر سرکار کے نعت سننے کو اس سماع پر حجّت بنانا کیونکر درست ہوسکتا ہے۔ ناظرین محترم! مذکورہ بالا انکشاف کے بعد کیا اب یہ بات روز روشن کی طرح ہمارے سامنے نہیں آتی کہ سنابل کتاب نے سرکار دوعالم اور حضرت علی پر سماع سننے کا جھوٹا الزام لگایا ہے؟ کیا جس کتاب میں نبی کریم اور داماد رسول حضرت علی پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہو وہ کتاب مستند ہو سکتی ہے؟ یہی ہے وہ کتاب جس کو پڑھ کر کچھ تنگ نظر سلسلۂ مداریہ کو سوخت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

# سماع نماز سے افضل ہے

چنانچہ سبع سنابل میں سماع کو نماز سے افضل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک شخص نے اصطلاح سلوک میں حضرت شیخ مودود چشتی سے سوال کیا نفل نماز افضل ہے یا سماع ؟ (فارسی والے نسخے میں نفل کا لفظ نہیں ہے) تو آپ نے اصطلاح سلوک میں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''آپ علماء دین سے ہیں خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دوگانہ نماز خلوص قلب سے ان شرائط وارکان کے ساتھ ادا کرے جو وارد ہیں تو صرف قبولیت کی امید ہوتی ہے وہ چاہے تو قبول فرمائے اور چاہے تو رد فرمادے شیخ الائمہ نے فرمایا (جنھوں نے پوچھا تھا) کہ بیشک شیخ نے فرمایا کہ اس میں مقبولیت کا احتمال ہے ''السماع جذبة من جذبات الحق '' سماع حق کی کشتیوں میں سے ایک کشتی ہے۔ اور وہ یقیناً مقبول ہے تم خود عقلمند ہو اور بات کی تہہ تک پہونچنے والے ہو خود انصاف کرلو'' (سبع سنابل صفحہ نمبر ۲۶۴)

دیکھ رہے ہیں آپ؟ کہ کس بے دردی کے ساتھ اس سماع کو نماز سے افضل قرار دیدیا کہ جس سماع میں لوگ ناچنے، تالیاں بجانے، اور اپنے کپڑوں کو پھاڑنے کے علاوہ نہ جانے کیا کیا کرتے ہیں محترم حضرات! ذرا ایک لمحے کیلئے جذبۂ پاسداری سے الگ ہو کر بتایئے کہ کیا اس صورت حال کو مذہبی تاریخ کا بہت بڑا فریب نہیں کہا جائیگا؟ کہ جس میں انھوں نے قوالی کو نماز سے افضل قرار دیا ہے یہ ہے وہ کتاب جس کو اہلسنت کے دستور اساسی میں شامل کیا گیا ہے اور اسی رکفریات ولغویات سے بھری کتاب کو پڑھ کر کچھ کم فہم سلسلۂ مداریہ کو سوخت کہتے ہیں۔

ناظرین محترم! مضمون کی طوالت کے خوف سے بقیہ باتوں کو اختصاراً پیش کرتا ہوں۔

ملاحظہ ہو۔

## حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی رقص کیا ہے

چنانچہ سبع سنابل میں سماع کے دوران ہونے والے رقص کو استنادی حیثیت دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ''حضرت داؤد علیہ السلام بحالت رقص تابوت سکینہ کی طرف متوجہ ہوئے۔''
(سبع سنابل صفحہ نمبر ۳۶۰) ناظرین کرام! اگر تعظیم نبی کا کچھ بھی جذبہ آپ کے اندر موجود ہے تو کیا آپ مندرجہ بالا سبع سنابل کی بات کو دیکھتے ہوئے یہ نہیں کہیں گے کہ سبع سنابل نے ایک نبی کو معاذ اللہ ناچنے والا قرار دیا ہے؟ اور کیا یہ ایک نبی کی توہین نہیں ہے اور نبی کی توہین کفر نہیں ہے کہئے کیا کہتے ہیں؟

## نظام الدین اولیاء نے الست بربکم کو پوربی موسیقی میں سنا تھا

چنانچہ سماع کے اندر ہونے والی پوربی گیتوں کو نغمۂ لاہوتی قرار دیتے ہوئے سنابل میں مرقوم ہے کہ ''حضرت سلطان المشائخ کو پوربی پردہ (یعنی راگ راگنی) بہت پسند تھا ایک مرتبہ بعض حاضرین نے دریافت کیا کہ حضرت مخدوم پوربی پردہ بہت سنتے ہیں اور یہ آپ کو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے فرمایا ہاں صحیح ہے ہم نے ندائے الست بربکم اسی پردہ میں سنی تھی۔''
(سبع سنابل صفحہ نمبر ۱۴۹)

دیکھ رہے ہیں آپ کہ کتنی توہین ہے ندائے الست بربکم کی معاذ اللہ پوربی پردہ یعنی راگ راگنی میں قرآن عظیم پڑھنا حرام اور سخت حرام ہے اور اسی راگ راگنی میں انھوں نے روز ازل الست بربکم ہی یہ قرآنی جملہ سن لیا کیا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے راگ راگنی میں فرمایا تھا اگر یہی بات کوئی دوسرا لکھ دیتا تو سارے لوگ پورا دارالافتاء سر پر اٹھا لیتے مگر یہاں کتنا لمبا سکوت ہے بتائیے یہ تنگ نظری نہیں تو پھر کیا ہے؟

# عشق ومحبت کی ایک رنگین داستان

چنانچہ ان تمام لغوترین باتوں کے علاوہ ایک مقام پر شریعت کا خون کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''مؤلف کے دوستوں میں سے ایک شخص شیخ نظام نامی تھا جو ایک مغل کی لڑکی کو تعلیم دیتا تھا وہ لڑکی بے انتہا خوبصورت تھی ایک جوان کی نظر اس پر پڑی اور اس پر عاشق و گرفتار بلا ہو گیا اور اپنی نامرادی اور بے قراری کا حال شیخ نظام سے بیان کیا شیخ نظام نے کہا کہ تم ہر روز میرے ساتھ چلا کرو میں اسے پڑھاتا ہوں تم وہاں اسے بیٹھے دیکھ لیا کرو چنانچہ اس طرح ایک مدت گذر گئی ایک روز اس درد کے مارے جوان نے شیخ نظام سے آہستہ سے کہا کہ اس لڑکی سے کہئے کہ ایک پیالہ پانی کا مجھے دے شیخ نظام نے اس لڑکی سے کہا کہ ایک پیالہ پانی پینے کا لا، وہ پیالہ بھر کر لائی تو کہا کہ اس جوان کو دے وہ لڑکی پانی کا پیالہ اس جوان کے روبرو لے گئی جوان نے پیالہ اس کے ہاتھ سے لیا اور جان پیدا فرمانے والے کو اپنی جان سونپ دی۔'' (سبع سنابل صفحہ نمبر ۲۴۷) ناظرین کرام! ذرا ایک لمحہ کیلئے ایک دم خالی الذہن ہو کر سوچیں کہ کیا یہ محبت کی رنگین داستان ان فحش لٹریچروں سے کم ہے جو ایک نوخیز ذہن کو تباہ و برباد کر دیا کرتے ہیں؟ اور کیا شیخ نظام کی یہ دھاندھلی شرعی طور پر درست ہے؟ کہ تم میرے ساتھ چل کر اسے دیکھ لیا کرو کیا اس طرح کی اجازت شریعت نے کسی کو دی ہے کہ کوئی کسی غیر محرم کو دیکھے اور دکھائے کیا اس عشق و محبت کی داستان کو پڑھنے کے بعد شیخ نظام کو حرام کاری کا دلال نہیں کہا جائیگا؟ کیا مقبول بارگاہ رسالت کتاب میں ایسی ہی فحش داستان ہوا کرتی ہے کیا ایسے فحش لٹریچر پر مشتمل کتاب سے سلسلہ مداریہ کو سوخت کہنا جہالت وحماقت نہیں ہے؟ فیصلہ آپ کریں۔

ناظرین کرام! مذکورہ خرابیوں کے علاوہ اور بہت ساری ایمان سوز باتیں اس کتاب میں موجود ہیں مگر میں مضمون کی طوالت سے ڈرتے ہوئے انھیں چند باتوں پر اکتفاء کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ قارئین کرام ان باتوں سے مطلع ہوکر عظمت اولیاء سے ٹکرانے سے اپنے آپ کو ضرور محفوظ رکھیں گے۔

## بحمدﷲ تعالیٰ سلسلۂ مداریہ جاری وساری ہے

چنانچہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ سلسلہ عالیہ مداریہ کو سوخت بتانا سراسر جھوٹ اور جعل ہے اور حد درجہ کی جہالت اور حماقت ہے جیسا کہ حضور سیّد العلماء ابوالحسین آل مصطفےٰ برکاتی مارہروی علیہ الرحمہ اپنے ایک مکتوب میں اجراء سلسلۂ مُداریہ کے تعلق سے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ''سلسلۂ مُداریہ کے متعلق سوخت وکلام کے جو الفاظ تھے وہ ہرگز ہرگز میرا اپنا ذاتی مسلک ومشرب نہ تھا بلکہ صرف نقل روایت کر کے سلسلۂ عالیہ کی نسبت اپنا عقیدہ بیان کرنا تھا کہ وہ اپنے ایک مرشد اجازت ذات برگزیدہ صفات حضور پرنور سیّدنا قطب المدار رضی اللہ عنہٗ وارضاہ عنا کی بارگاہ فضیلت پناہ میں زبان گستاخانہ دراز کرتا۔ اے سبحان اللہ کیا میں اتنا احمق تھا کہ جس شاخ پر بیٹھا ہوں اسی پر کلہاڑی چلاتا سلسلۂ عالیہ مداریہ کے اجرائے فیض کا انکار کیا خود میرے جد اکرم سیّد شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ العزیز کے معاذ اللہ تجہیل وتحمیق کے مترادف نہ ہوتا۔'' (مکتوب سیّدالعلماء صدر بنی جمعیۃ العلماء صفحہ نمبر۳) چنانچہ سیّد العلماء کے اس بیان سے صاف صاف یہ بات واضح اور روشن ہے کہ سلسلۂ عالیہ مداریہ کو سوختہ کہنا شاہ برکت اللہ مارہروی علیہ الرحمہ اور دوسرے سلسلۂ برکاتیہ کے بزرگوں کو جاہل اور احمق کہنا ہے اسکے علاوہ آگے چل کر آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''کیا کسی سوخت سلسلہ میں بھی اجازت وخلافت ہوتی ہے؟'' (مکتوب صفحہ ۶).

چنانچہ سیّد العلماء کا مذکورہ بالا جملہ کس قدر واضح کن ہے جو اعلان کر رہا ہے کہ سلسلہ عالیہ مداریہ بہر حال جاری وساری ہے اس کے علاوہ اپنے اسی مکتوب میں سلسلۂ عالیہ مداریہ کے اجراء کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''میرے خاندان باوقار کے پاس سلسلۂ مداریہ کی اجازت موجود ہے جو کالپی شریف سے آئی اور خود فقیر کو اجازت ہے مجھ پر سلسلۂ عالیہ کے سرے سے سوخت ہونے کے عقیدہ کا بہتان ہے یا نہیں؟ لہٰذا فقیر کا مسلک سماعت فرمایئے کہ یہ فقیر خاکپائے مرشداں عظام حضور پرنور سیّدنا بدیع الملۃ والشریعۃ والطریقہ والاسلام والدین شیخنا مرشدنا سیّدی قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا ویسا ہی مرشد اجازت مفیض ومفید یقین کرتا ہے جیسا کہ خواجۂ خواجگاں سلطان الہند ولی الہند عطاء رسول سیّدنا خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری وحضرت خواجہ بہاء الملۃ والدین سیّدنا مولائے نقشبند و سیدّ نا شیخ الشیوخ شہاب الملۃ والدین عمر سہروردی رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو'' چنانچہ حضور سیّد العلماء علیہ الرحمہ نے سلسلۂ عالیہ مداریہ کے جاری وساری ہونے اور اس میں بیعت و خلافت سے متعلق ہر قسم کے شکوک وشبہات کو دور فرما دیا اور صاف اعلان فرما دیا ہے کہ سلسلۂ مداریہ کو سوخت کہنا مارہرہ مطہرہ کے بزرگوں کی تجہیل وتحمیق کرنے کے مترادف ہے'' دور حاضر کے علماء کو سیّد العلماء کے اس بے باکی سے عبرت حاصل کرنا چاہئے۔

## فاضل بریلوی کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی

چنانچہ مولانا عبد المجتبیٰ رضوی اپنی کتاب تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ میں اعلیٰ حضرت کے بیعت وخلافت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''آپ کو جن سلاسل طریقت میں اجازت وخلافت حاصل تھی ان کی تفصیل اس طرح ہے۔ (۱) قادریہ برکاتیہ جدیدہ (۲) قادریہ

آبائیا قدیمہ (۳) قادریہ اہدائیہ (۴) قادریہ رزاقیہ (۵) قادریہ منوریہ (۶) چشتیہ نظامیہ قدیمہ (۷) چشتیہ محبوبیہ جدیدہ (۸) سہروردیہ واحدیہ (۹) سہروردیہ فضیلیہ (۱۰) نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ (۱۱) نقشبندیہ علائیہ علویہ (۱۲) بدیعیہ (۱۳) علویہ منامیہ وغیرہ وغیرہ۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۹۹)

ناظرین محترم! آپ غور کریں اور بلا کسی کی رعایت کئے ہوئے سوچیں کہ جب سلسلۂ عالیہ مداریہ نہ جانے کب کا ختم ہو چکا تھا تو پھر فاضل بریلوی کو اس سلسلہ کی اجازت وخلافت ملی کیسے؟ آپ پر واضح ہونا چاہئے کہ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ کسی مداری کی کتاب نہیں ہے بلکہ وہ خود ایک رضوی کی کتاب ہے اور اس پر جانشین مفتیٔ اعظم ہند مولانا اختر رضا خاں ازہری کے دعائیہ کلمات بھی ہیں اور اس کتاب میں درج ہے کہ فاضل بریلوی کو سلسلۂ مداریہ کی بھی خلافت واجازت حاصل تھی۔

## فاضل بریلوی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت دیتے بھی تھے

چنانچہ خود فاضل بریلوی اپنی کتاب الاجازۃ المتینہ لعلماء بکۃ والمدینۃ کے صفحہ نمبر ۱۱/ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ "خامسا طریقت کے ان تمام دل پسند سلسلوں کی بھی اجازت دیتا ہوں جن کی مجھے اجازت حاصل ہے جن میں کسی کو اپنا قائم مقام وجانشین کرنے کا صاحب خلافت کے ارشاد کے مطابق میں ماذون ہوں وہ سلاسل طریقت یہ ہیں (۱) طریقۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ (۲) قادریہ آبائیا قدیمہ (۳) قادریہ اہدائیہ (۴) قادریہ رزاقیہ (۵) قادریہ منوریہ (۶) چشتیہ نظامیہ قدیمہ (۷) چشتیہ محبوبیہ جدیدہ (۸) سہروردیہ واحدیہ (۹) سہروردیہ فضیلیہ (۱۰) نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ (۱۱) نقشبندیہ علائیہ علویہ (۱۲) بدیعیہ .........

ناظرین محترم! آپ اپنے ذہن کی پوری حاضری کے ساتھ بیٹھ جائیں اور پاسداری کے جذبے سے الگ ہوکر ایک لمحے کیلئے سوچیں کہ فاضل بریلوی نے جن سلسلوں ڈ کے بارے میں لکھا ہے میں ان دلپسند سلسلوں کی بھی اجازت دیتا ہوں کہ جن کی اجازت مجھے حاصل ہے کیاان سلسلوں میں سلسلۂ بدیعیہ نہیں ہے؟ اور فاضل بریلوی کا یہ لکھنا کہ ان میں کسی کو بھی اپنا قائم مقام اور جانشین کرنے کا ماذون ہوں۔ کیا اس بات کی خبر نہیں دیتا ہے کہ فاضل بریلوی سلسلۂ مداریہ میں بھی کسی کو اپنا جانشین اور قائم مقام بنانے کے ماذون تھے۔

اب تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ملاحظہ کریں فاضل بریلوی کی کتاب فتاویٰ رضویہ کی بارہویں جلد میں لکھا ہے کہ سلسلۂ مداریہ سوخت ہے اور سبع سنابل کا حوالہ دیا ہے۔ تو اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے کیا ایک خالی الذہن آدمی یہ سوچنے پر مجبور نہ وگا کہ یہ حضرات اپنے طور پر ہی تضادات کے شکار ہیں کہ کہیں کچھ لکھا اور کہیں کچھ لکھا۔ لہٰذا اس صورت میں تو ان کی کسی بھی تحریر پر آنکھ بند کر کے اعتماد کرنا بہتر نہیں ہے مثال کے طور پر یہی دیکھ لیجئے کہ:

ایک طرف تو ان کے فتاوے میں ملتا ہے کہ سلسلۂ مداریہ سوخت ہے اور دوسری طرف وہ خود اپنی کتاب الا جازۃ المتینہ میں لکھتے ہیں کہ مجھے سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل ہے اور اس کی اجازت وخلافت بھی دیتا ہوں اور یہی بات آپ کے تمام سیرت نگار بھی لکھتے ہیں کہ فاضل بریلوی سلسلۂ مداریہ کی بھی اجازت وخلافت دیا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر علامہ بدرالدین رضوی ہی نے اپنی کتاب سوانح اعلیٰ حضرت میں لکھا ہے کہ ''اعلیٰ حضرت درج ذیل سلاسل عالیہ کی اجازت وخلافت دیتے تھے ان میں سلسلہ مداریہ بھی ہے۔'' ان کے علاوہ مولانا شفیق احمد شریفی نے تذکرہ اکابر اہلسنت میں بھی یہی لکھا ہے کہ ''اعلیٰ حضرت

کوسلسلۂ مُداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی۔'' یہ عجیب مضحکہ خیز بات ہے کہ یہ حضرات اس قدر تضادات کے شکار ہیں کہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ کب کیا کہہ دیں گے اور کیا لکھ دیں گے جب ایسا ہی کہنا اور لکھنا ہے۔فاعتبر و ایا ولی الابصار

**ایک شبہے کا ازالہ:** چنانچہ آج کل جب لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ اگر سلسلۂ مُداریہ سوخت تھا تو پھر فاضل بریلوی کو کیسے اس سلسلہ کی اجازت وخلافت ملی اور کیسے فاضل بریلوی کس طرح سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت دیتے تھے؟ تو لوگ جواب دیتے ہیں کہ فاضل بریلوی نے فتاویٰ رضویہ کی بارہویں جلد میں لکھا ہے کہ سلسلۂ مداریہ سوخت ہے مگر بزرگان دین تبرکاً اس کی اجازت وخلافت دیتے چلے آئے ہیں۔

**پہلا جواب:** تو اس کا یہ ہے کہ یہ کس بزرگ کا قول ہے کہ لوگ تبرکاً اس کی اجازت و خلافت دیتے تھے اور فاضل بریلوی نے یہ بات کس کتاب میں دیکھ کر لکھی ہے اس کتاب کا کیا نام ہے؟ کیا محض فاضل بریلوی کے لکھ دینے سے تسلیم کرلیا جائیگا؟ کہ لوگ بطور تبرک سلسلہ مداریہ کی اجازت دیتے تھے۔

**دوسرا جواب:** یہ ہے کہ کیا تبرکاً گمراہی بھی دی جاتی ہے؟ بمطابق سبع سنابل کے کہ ''شاہ مدار کے مریدوں کو شیخ سراج نے گمراہ کر دیا تھا۔'' تو کیا جو لوگ بلا رخصت واجازت مرید کرتے اور خلافتیں دیتے چلے آئے وہ لوگ گمراہ نہیں کر رہے تھے؟ تو کیا بزرگان دین اسی گمراہی کو بطور تبرک دیتے تھے؟

**تیسرا جواب:** یہ ہے کہ کسی کو کچھ تبرک دینے کیلئے پہلے تبرک دی جانے والی چیز کا وجود

ضروری ہے مثال کے طور پر اگر مجھے آپ کو دس روپیہ بطور تبرک دینا ہے تو پہلے دس روپے کا
ہونا ضروری ہے اسی طرح اگر کوئی بزرگ ہم کو اپنے پیئے ہوئے پانی کو بطور تبرک دیں تو پہلے
پانی کا پیالے میں ہونا ضروری ہے اگر پانی ہی نہیں ہے تو تبرک دیں گے کیا؟ اگر دس روپے
ان کے پاس ہیں ہی نہیں تو دیں گے کیسے؟ تو پتہ چلا کہ تبرک بھی دینے کیلئے پہلے سے ہی اس
چیز کا وجود ضروری ہے اگر اتنی بات سمجھ میں آ گئی ہو تو اب غور کریں کہ جب سلسلۂ مداریہ نہ
جانے کب کا ختم ہو چکا تھا اور سوخت ہو گیا تھا اور سرے سے اس کا وجود ہی نہیں تھا تو لوگ
بطور تبرک اس کی اجازت و خلافت کیسے دیتے تھے؟ مثلاً میں کہوں کہ میرے پاس دس
روپے ہیں نہیں مگر میں آپ کو بطور تبرک دے رہا ہوں تو کیا میرا یہ کہنا محض پاگل پن کے
مترادف نہ ہوگا؟ کہ ہے بھی نہیں اور دے بھی رہا ہے اور فقیر کی ذاتی رائے تو یہ ہے کہ سرے
سے یہ فتویٰ ہی فتاویٰ رضویہ میں الحاق کر دیا گیا ہے ورنہ اگر آپ اس کو الحاقی نہ مانیں تو پھر
اعلیٰ حضرت کی ان تحریروں کو کیا کریں گے کہ جن میں اس سلسلہ کے اجراء کی پوری صراحت
موجود ہے.........دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہٹ دھرمی سے نجات عطا فرمائے اور حق
بات قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کا شجرۂ مداریہ

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کے مرکز طریقت صفی پور شریف یعنی آپ کے پیر خانے کے
ایک صاحب فضیلت صاحبزادے عالم جلیل حضرت علامہ سیّد فیض حسن صفوی مصباحی
مدظلہ العالی نے مجھے حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کا شجرہ مداریہ عنایت فرمایا اور کہا کہ سلسلۂ
مداریہ کے سوخت اور منقطع کی بات سبع سنابل میں قطعی الحاقی ہے کیوں کہ انھیں باضابطہ

طریقے سے سلسلۂ مداریہ میں اجازت وخلافت حاصل ہے پھر کیوں کر یہ ممکن ہے کہ جس سلسلۂ طریقت میں وہ خود مجاز وماذون ہوں اسے وہ خود ہی منقطع بھی لکھیں، علامۂ گرامی نے سلسلۂ مداریہ میں حضرت میر رحمتہ اللہ علیہ کی خلافت واجازت کی جو سند مجھے بھیجی وہ بلاکم و کاست اس جگہ میں درج کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

**شجرۂ مداریہ قدیمہ:۔** حضرت میر عبدالواحد بلگرامی ☆ مخدوم شیخ حسین بن محمد سکندر آبادی ☆ مخدوم شیخ صفی الدین عبدالصمد صفی پوری ☆ مخدوم شیخ سعد الدین بدھن خیر آبادی ☆ شیخ محمد شاہ مینا لکھنوی ☆ شیخ سارنگ راجو قتال ☆ سید جلال الدین بخاری معروف بہ مخدوم جہانیاں جہانگشت مرید وخلیفہ سید بدیع الدین شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ☆ خواجہ بایزید بسطامی ☆ خواجہ حبیب عجمی ☆ مخدوم خواجہ حسن بصری ☆ مخدوم امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ☆ مخدوم خواجہ کائنات مفتخر موجودات سید المرسلین وخاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وغیرہ (شجرۂ مداریہ نقل کردہ اصح التواریخ جلد اول ۱۳۴۷ھ صفحہ ۱۰۹ ار مولفہ فقیر اولا د رسول محمد میاں قادری برکاتی مارہرہ شریف سجادۂ عالیہ غوثیہ)

ناظرین محترم! ہمیں یقین کامل ہے کہ آپ حضرات حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کا مذکورہ بالا شجرۂ مداریہ پڑھنے کے بعد بالکل غیر جانبدارانہ فیصلہ فرماتے ہوئے اس نتیجہ پر پہونچے ہوں گے کہ واقعی سبع سنابل میں سلسلۂ مداریہ کے سوخت کا قصہ الحاقی ہے جو قصداً ارادۃً کسی نفس پرست نے ملحق کیا ہے اور اپنے دل کی بھڑاس حضرت میر عبدالواحد بلگرامی رحمتہ اللہ علیہ کے سر تھوپ دی ہے۔ ہمارے خیال سے ہر غیر متعصب فرد یہی فیصلہ کرے گا ورنہ حضرت میر کی ذات بھی ایک مضحکہ بن کر سامنے آئیگی کیوں کہ ایک جانب خود انھیں اور ان

کے پیران سلسلہ اوران کے بعدان کی آل واولاد میں بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت بالتسلسل جاری وساری رہی ہے۔ ہنوز یہ سلسلہ آج تک جاری وساری ہے۔ان سب حقائق کے پیش نظر ہر غیر جانبدار شخص پر سبع سنابل میں درج سوختن والے واقعے کا من گڑھنت وجعلی ہونا روز روشن کی طرح عیاں ہوکر ہی رہے گا۔

## حضرت سیّد شاہ برکت اللہ مارہروی کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی

چنانچہ مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی اپنی کتاب تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ کے صفحہ ۲۳۲ پر لکھتے ہیں کہ "آپ نے علوم باطن وسلوک بھی اپنے والد معظم سیّد شاہ اویس قدس سرہٗ سے حاصل فرمایا اور والد ماجد نے جملہ سلاسل کی اجازت وخلافت مرحمت فرمائی سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ میں بیعت لینے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔"

ناظرین محترم! کیسی صاف عبارت ہے کہ آپ کو سلسلۂ قادریہ اور دیگر سلاسل کی طرح سلسلۂ مداریہ میں بھی بیعت لینے کی اجازت حاصل تھی ۔ چنانچہ منکرین سلسلہ مندرجہ بالا عبارت پر جس قدر بھی ماتم کریں وہ کم ہے کہ ان کے سارے داؤپیچ یہاں پر بیکار ہوگئے نہ تو یہاں اب تبرک رہ گیا کہ محض لوگ ایسے دیتے تھے اور نہ تو سوخت ومنقطع ، بلکہ سلسلۂ مداریہ میں بیعت بھی لینے کی اجازت آپ کو حاصل تھی ۔اسی لئے تو سیّد العلماء نے کہا تھا کہ "کیا کسی سوخت سلسلہ میں بھی خلافت واجازت ہوتی ہے؟ چنانچہ سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ میں بیعت لینے کی اجازت مرحمت فرمائی والی عبارت سے صاف واضح اور روشن ہے کہ سلسلۂ عالیہ مداریہ بہر حال جاری وساری ہے۔

## مفتیٔ اعظم ہند کے پیر کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی

چنانچہ مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی نے اپنی کتاب تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ کے صفحہ نمبر ۳۸۰/ پرلکھا ہے کہ حضرت مفتیٔ اعظم کو سلاسل خمسہ سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی۔ (نوٹ:۔ بات فارسی زبان میں تھی مگر میں نے مضمون کی طوالت کے خوف سے اس کا خلاصہ پیش کردیا ہے)۔

## سیّد محمد کالپوی کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی

ملاحظہ ہو تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۱۶/ پر لکھتے ہیں کہ'' آپ جب حضرت جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت بابرکت میں کسب علم کے واسطے تشریف لے گئے تو آپ کے عالی ظرف وصلاحیت کو دیکھتے ہوئے اپنے سلسلۂ بیعت میں داخل فرمایا اور تمام سلاسل جیسے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔

## جمال الاولیاء کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی

جیسا کہ سیّد محمد کالپوی کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ سیّد محمد کالپوی کو سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت جمال الاولیاء ہی نے دی تھی تو آپ کو اگر سلسلۂ مداریہ کی خلافت و اجازت حاصل نہ ہوتی تو کیسے دیتے! پتہ چلا کہ آپ کو سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی تبھی تو آپ نے اس کی خلافت سیّد محمد کالپوی کو دی اسی طرح اور لوگوں کو بھی سمجھ لیں کہ انکو جنھوں نے سلسلۂ مداریہ دیا انکو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل رہی ہوگی۔

# سلسلۂ رفاعیہ کے بزرگوں کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی

ناظرین محترم! سلسلۂ مداریہ کے مہتم بالشان اور جاری وساری ہونے کی ایک بہت ہی مضبوط دلیل یہ بھی ہے کہ سلسلۂ مداریہ کو رفاعی سلسلہ کے بزرگوں نے بھی حاصل کیا ہے چنانچہ مولانا غلام علی ہمدم القادری مصباحی نے اپنی کتاب مرتب کردہ الشجرات الرفاعیہ کے صفحہ نمبر ۲۱۸ ر پر شجرۂ طیفوریہ شامیہ مداریہ رفاعیہ کو اس طرح لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو

قد وصلت فیوض الرب المتعال الیٰ سیّد الکرم صلی اللہ علیہ وسلم ☆ الی الامام علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ ☆ الی الشیخ عبد اللہ علمدار مکی رضی اللہ عنہ ☆ الی الشیخ یمین الدین شامی رضی اللہ عنہ ☆ الی الشیخ طیفور شامی رضی اللہ عنہ ☆ الی الشیخ بدیع الدین شاہ مدار قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی الشیخ میراں جان من جنتی قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی الشیخ میراں احمد پائیں پا قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی الشیخ سیّد حیدر قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی الشیخ اسد اللہ قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی السیّد حسین شریف الحسینی الرفاعی قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی السیّد عبد اللہ قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی السیّد علی قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی السیّد صالح آفندی قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی السیّد محمد الامین الاحمدی الحسینی الرفاعی قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی السیّد یوسف الرفاعی قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی السیّد علی مستان برھان اللہ الرفاعی قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی السیّد عبد الرحیم عزۃ اللہ الرفاعی قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی السیّد امین الدین ارحام الدین الھمدانی الرفاعی قدس اللہ سرہٗ عنہ ☆ الی السیّد فیاض الدین سراج الدین الھمدانی الرفاعی قدس اللہ سرہ عنہ ☆

الی السیّد محمد حسین برھان الدین الرفاعی قدس الله سرہ‘عنہ☆الی السیّد محی الدین سلیم الله شاہ الھمدانی الرفاعی مدفیضہ

ناظرین محترم! آخرالذکر پیرطریقت سیّدمحی الدین سلیم اللہ شاہ ہمدانی رفاعی نے اپنا شجرۂ مداریہ لکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ مجھے بھی سلسلۂ مداریہ طیفوریہ شامیہ کی خلافت واجازت حاصل ہے اور یہ سلسلہ سوخت نہیں بلکہ جاری ہے اور یہ مقدس سلسلہ ہمارے بزرگان رفاعیہ کو بھی حاصل تھا چنانچہ اگر سلسلہ مداریہ سوخت ہوتا تو کیوں کر سلسلۂ رفاعیہ کے بزرگوں تک پہونچتا۔لہٰذا جولوگ سلسلۂ مداریہ کو سوخت کہتے ہیں ان کو عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ اگر سلسلۂ مداریہ سوخت ہوتا تو کیا یہ سارے بزرگان سلسلہ رفاعیہ گنوار اور جاہل تھے؟ اور کیا اسی گمراہی کو حاصل کر رہے تھے؟ ......اور یہی نہیں بلکہ اور ایک دوسرے طریقے سے بھی رفاعیہ سلسلہ کے بزرگوں نے سلسلۂ مداریہ کو حاصل کیا ہے چنانچہ مولانا غلام علی ہمدم القادری مصباحی نے اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۰۶ پر ایک دوسرے طریقے سے بھی شجرۂ مداریہ تحریر کیا ہے وہ یہ ہے۔

## شجرۂ مداریہ رفاعیہ

صلی الله علی النبی الامی والہ و اصحابہ وسلم ☆وعلیٰ سیّدنا امیر المؤمنین ابو بکر صدیق اکبر رضی الله عنہ☆وعلیٰ سیّد نا السیّد عبد الله علمدار رضی الله عنہ☆وعلیٰ سیّد نا الشیخ یمین الدین شامی رضی الله عنہ ☆ وعلیٰ سیّد نا الشیخ بایزید بسطامی طیفور شامی رضی الله عنہ☆ وعلیٰ سیّد

نـا الشيـخ بـديـع الـديـن شاه مدار رضى الله عنه ☆وعلىٰ سيّد نا الشيخ جمن
جنتـى بهـارى رضـى الـلـه عـنه☆وعلىٰ سيّد نا الشيخ شاه سدهن رضى الله
عـنـه☆وعـلـىٰ سيّـد نـا الشيخ تاج برهنه رضى الله عنه☆وعلىٰ سيّد نا السيد
خـواجـه فـريـد الـدين مسعود گنج شكر رضى الله عنه ☆وعلىٰ سيّد نا السيد
عبـد الـرحـمٰـن مـختـار الـله الرفاعى رضى الله عنه ☆وعلىٰ سيّد نا السيد ابو
الـمـحـامـد الـرفـاعـى رضـى الـله عنه ☆وعلىٰ سيّد نا السيد قاسم بحرالعلوم
الـرفـاعى رضى الله عنه ☆وعلىٰ سيّد نا السيد حسين الرفاعى رضى الله عنه
وعلىٰ سيّد نا السيد عبد الله الرفاعى رضى الله عنه ☆وعلىٰ سيّد نا السيد على
الـرفاعى رضى الله عنه ☆وعلىٰ سيّد نا السيد صالح آفندى الرفاعى رضى الله
عـنـه ☆وعـلىٰ سيّد نا السيد محمد الامين الحسينى الاحمدى الرفاعى رضى
الـلـه عـنـه ☆وعـلىٰ سيّد نا السيد عبد الرحيم محبوب الله الرفاعى رضى الله
عـنـه☆وعـلىٰ سيّد نا السيد يوسف سيف الله الرفاعى رضى الله عنه ☆وعلىٰ
سيّـد نـا السيـد عـلى مستان برهان الله الرفاعى رضى الله عنه ☆وعلىٰ سيّد نا
السيد محى الدين عبدالرحيم عزة الله الرفاعى رضى الله عنه☆ وعلىٰ سيّد نا
السيدمحمد حسين شمس الدين الهمدانى الرفاعى رضى الله عنه☆ وعلىٰ سيّد نا
السيد عـلى مستـان نور الله الهمدانى الرفاعى رضى الله عنه ☆وعلىٰ سيّد نا
السيـد اميـن الدين ارجام الدين الهمدانى الرفاعى رضى الله عنه☆ وعلىٰ سيّد

نا السید محمد حسین برهان الدین الهمدانی الرفاعی رضی الله عنه☆ وعلیٰ سیّد نا السید محی الدین سلیم الله شاه الهمدانی الرفاعی مدفیضه۔

قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ سلسلۂ رفاعیہ کے بزرگوں نے سلسلۂ مداریہ کو دو طریقوں سے حاصل کیا ہے چنانچہ شجرۂ مذکورہ میں صاف ظاہر ہے کہ یکے بعد دیگرے لوگ سلسلۂ مداریہ کو حاصل کرتے رہے۔

## حضرت ابوالحسین نوری میاں علیہ الرحمہ کا شجرۂ مداریہ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علیٰ رسوله و آله و صحبه اجمعین امابعد فیقول الفقیر ابو الحسین عفی عنه اجازنی بالسلسلة البدیعیة المداریة جدی و مرشدی السید آل رسول الاحمدی قدس سره عن الحضرة اچھے میاں صاحب عن ابیه السید حمزه میاں عن جده السید آل محمد صاحب عن صاحب البرکات المارهروی عن السید فضل الله الکالفوی عن ابیه السید احمد عن جده السید محمد صاحب عن جمال الاولیاء عن الشیخ قیام الدین عن الشیخ قطب الدین عن السید جلال عبد القادر عن السید مبارک عن السید اجمل عن العارف الاجل الکامل الاکمل مولانا بدیع الحق و الدین المدار المکنفوری رحمة الله تعالیٰ علیه عن الشیخ عبد الله الشامی عن الشیخ عبد الاول عن الشیخ امین الدین عن امیر المؤمنین علی رضی الله تعالیٰ عنه عن سید المرسلین ﷺ

ناظرین محترم! سیّد ابوالحسین نوری میاں علیہ الرحمہ نے اپنا شجرۂ مداریہ لکھ کر صاف صاف اعلان کر دیا کہ سلسلہ مداریہ جاری وساری ہے۔ اور مذکورہ بالا بزرگوں کے علاوہ اور بہت سارے بزرگوں نے بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل کی ہے۔ جن میں سے چند بزرگوں کے نام درج کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔ چنانچہ ''مجدد الف ثانی'' کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا (مکتوب امام ربانی دفتر اول صفحہ نمبر ۲۰ر) آپ کے علاوہ ''شاہ ولی اللہ محدث دہلوی'' کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی (مقالات طریقت صفحہ نمبر ۱۸۸ر) آپ کے علاوہ ''شاہ عبد العزیز محدث دہلوی'' کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی (مقالات طریقت صفحہ نمبر ۱۸۷ر) اسکے علاوہ ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی نے اپنی کتاب تاریخ مشائخ قادریہ اتر پردیش کے صفحہ ۱۰۴ر پر سلسلۂ مداریہ کے ایک بزرگ شیخ نور محمد مداری کا تذکرہ کیا ہے اور صفحہ ۱۰۶ر پر خرقہ ومثال حضرت قادریہ مداریہ کا تذکرہ کیا ہے جس سے صاف واضح ہے کہ یہ مقدس سلسلہ ہر دور میں جاری رہا اسکے علاوہ بمبئی سے نکلنے والی محمدی بڑی تقویم ۱۴۰۹ھ کے صفحہ ۲۵/۲۴ پر سلسلۂ مداریہ کے تقریباً چونتیس خلفاء کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے چند کے اسماء ہم یہاں پر شمار کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

حضرت قیام الدین جلال آبادی جن کا مزار چین میں ہے، حضرت زاہد بختانی جن کا مزار روم میں ہے، حضرت شیخ نصیر الدین المداری جن کا مزار کوہ ہمالہ پر ہے، حضرت یوسف اوتار جن کا مزار بخارہ میں ہے، حضرت شیخ ابوالنصر مکی جنکا مزار ایران میں ہے، حضرت محمود شری ابن خواجہ غیاث الدین جن کا مزار برہما میں ہے، حضرت ظہیر الدین دمشقی جن کا مزار مصر میں

ہے۔نیز یہ اکابرین امت بھی سرکار مدار پاک کے خلیفہ ہیں۔

| | |
|---|---|
| ۱/حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن مسروق مداری | (سیرۃ الصحابہ والتابعین) |
| ۲/حضرت شیخ جمال الدین جانمن جنتی مداری | (گلزار ابرار) |
| ۳/حضرت شیخ سیّد احمد بادیہ پا مداری | (بحر زخار) |
| ۴/حضرت مولانا شیخ حسام الدین سلامتی مداری | (بحر زخار) |
| ۵/حضرت شیخ قاضی محمود کنتوری مداری | (بحر زخار) |
| ۶/حضرت شیخ جهنده مداری بدایونی | (بدایوں قدیم وجدید) |
| ۷/حضرت شیخ حاجی محمد مداری | (مناقب العارفین) |
| ۸/حضرت سیّد اجمل بہرائچی | (النور والبہاء) |
| ۹/حضرت سیّد ابوالحسن عرف میٹھے مدار | (بحر زخار) |
| ۱۰/حضرت سیّد جلال الدین شاہ دانا بریلی | (تذکرۂ مشائخ عظام) |
| ۱۱/حضرت سیّد ابومحمد ارغون مداری "اول جانشین قطب المدار" | (تذکرۂ مشائخ عظام) |
| ۱۲/حضرت سیّد ابوتراب فنصور مداری | (تذکرۂ مشائخ عظام) |
| ۱۳/حضرت سیّد ابوالحسن طیفور مداری | (تذکرۂ مشائخ عظام) |
| ۱۴/حضرت شاہ یٰسین مداری | (فضائل اہلبیت واطہار) |
| ۱۵/حضرت قاضی مطہر قلہ شیر ماورالنہری مداری | (مراۃ مداری) |
| ۱۶/حضرت قاضی شہاب الدین پرکالہ آتش | (گلستان مدار) |

۱۷/حضرت سیّد سالار مسعود غازی بہرائچی (کنز السلاسل)

۱۸/حضرت ساہو سالار غازی (کنز السلاسل)

۱۹/حضرت سکندر دیوانہ (کنز السلاسل)

۲۰/حضرت شیخ محمد لاہوری (مدار اعظم)

۲۱/حضرت قاضی شہاب الدین قدوائی (مراۃ مداری)

۲۲/حضرت میر شمس الدین حسن عرب (فضائل اہلبیت)

۲۳/حضرت میر رکن الدین حسن عرب (فضائل اہلبیت)

۲۴/حضرت خیر الدین مکن سرباز (فضائل اہلبیت)

۲۵/حضرت شاہ منھاج (مردان خدا)

ناظرین محترم! ان تمام شواہد و دلائل سے پتہ چل گیا کہ آپ کا سلسلہ بہر حال جاری ہے اور سبع سنابل ایک غیر معتبر کتاب ہے جس پر یقین کرنا سراسر دھوکہ اور فریب ہے چنانچہ آخری سطریں لکھتے ہوئے آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ شواہد و دلائل کو دیکھتے ہوئے ایسا فیصلہ کریں جو کہ ہر جگہ قائم رہے اور کتاب ہٰذا کو پڑھ کر اسکی باتیں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہونچا کر سعادت دارین سے مالا مال ہوں۔

دم مدار بیڑا پار

فقط

محمد قیصر رضا علوی حنفی مداری

# شجرۂ خاص خانقاہ مداریہ مکن پور شریف

آخیر میں ناظرین کے سامنے حضور مدار پاک قدس سرہ' کا وہ مخصوص شجرۂ مقدسہ بھی نقل کیا جارہاہے جو صدیوں سے آج تک خانقاہ مداریہ مکن پور شریف میں جاری وساری ہے اوراس شجرے کی شاخیں اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ملاحظہ ہو۔۔۔۔۔۔۔!

حضور رحمت تمام سیّدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام

حضرت سیّدنا مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت سیّدنا خواجہ حسن بصری قدس سرہ

حضرت سیّدنا حبیب عجمی قدس سرہ

حضرت سیّدنا بایزید بسطامی قدس سرہ

حضرت سیّدنا سیّد بدیع الدین احمد قطب المدار قدس سرہ

حضرت سیّدنا خواجہ سیّد ابو محمد ارغون مداری قدس سرہ (جانشین اول)

حضرت سیّدنا شاہ سیّد محمد ابوالفائض مداری قدس سرہ (جانشین دوم)

حضرت سیّدنا سیّد فضل اللہ مداری قدس سرہ (جانشین سوم)

حضرت سیّدنا سیّد بابا لاڈ درباری قدس سرہ (جانشین چہارم)

حضرت سیّدنا سیّد عبدالرحیم مداری قدس سرہ (جانشین پنجم)

حضرت سیّدنا سیّد محبّ اللہ مداری قدس سرہ (جانشین ششم)

حضرت سیّدنا سیّد عبدالغفور مداری قدس سرہ (جانشین ہفتم)

حضرت سیّدنا سیّد عبدالحکیم مداری قدس سرہ (جانشین ہشتم)

حضرت سیّدنا سیّد مراد علی مداری قدس سرہ (جانشین نہم)

حضرت سیّدنا سیّد غلام علی مداری قدس سرہ (جانشین دہم)

حضرت سیّدنا سیّد کامل درباری مداری قدس سرہ (جانشین یازدہم)

حضرت سیّدنا سیّد حافظ محمد مراد مداری قدس سرہ (جانشین دوازدہم)

حضرت سیّدنا سیّد عبدالباقی مداری قدس سرہ (جانشین سیزدہم)

حضرت سیّدنا سیّد سردار علی مداری قدس سرہ (جانشین چہاردہم)

حضرت سیّدنا سیّد ظفر حبیب مداری قدس سرہ (جانشین پانزدہم)

حضرت سیّدنا سیّد محمد مجیب الباقی مداری مدظلہ العالی (جانشین ششدہم)

آخر الذکر بزرگ علامہ شیخ سیّد محمد مجیب الباقی مداری مدظلہ العالی آج بھی پوری شان و شوکت کے ساتھ خانقاہ قطب المدار میں آنے والے طالبان حق کو بادۂ عرفان پلانے پر مسند جانب المدار مامور ہیں۔



# اعلان

انتہائی مسرت وشادمانی کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ فاضل گرامی حضرت مولانا محمد قیصر رضا علوی حنفی مداری کا دوسرا انتخاب مستقبل قریب میں بنام ’ضرب حنفیت‘‘ شائع ہونے جارہا ہے (انشاءاللہ تعالیٰ) جس میں علامہ موصوف نے فقہ امام اعظم کے جزئیات و کلیات پر بھرپور تحقیق کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ مسائل حنفی ہی وہ مسائل ہیں کہ جس کے بغیر انسانی زندگی نامکمل ہے۔ مزید قیاس واجماع کو بھرپور طریقے سے کتاب اللہ وسنت رسول ﷺ سے ثابت کیا ہے۔


## محمد اصغر حسن مداری

موضع جھہراؤں، پوسٹ سواڈا انٹر

وایا دلدلہ، ضلع سدھارتھ نگر یوپی


www.qutbumadar.org


Print By

Madar Ishaat Ghar Makanpur Sharif